COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر، ناگ، ماریا اور کیپٹن خلا میں

مجھے کاٹو ناگ

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

- مقبرے کی آواز
- مجھے کاٹو ناگ
- مردہ قبر سے باہر
- سیاہ پوش نادیا
- صحرا میں اتر جاؤ۔

قیمت ۵۰/۷

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!

بار اول : ۱۹۸۷ء
ناشر : عدنان سلیم
عنبر پبلی کیشنز، ۱۳/بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور-۸

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مقبرے کی آواز

ماریا ناگ عنبر اور کیٹی تھیوسائمن کئی بار ان اہراموں میں جا چکے تھے۔ عنبر تو پیدا ہی ان اہراموں والے شہر میں ہوا تھا۔ ماریا نے تینوں اہراموں کے ارد گرد فضا میں دو تین چکر لگائے۔ وہ ناگ کی خوشبو لینا چاہتی تھی۔ جو اسے کہیں بھی محسوس نہ ہوئی۔ اب وہ پہلے اہرام میں داخل ہو گئی۔ یہ اہرام مصر کے اس بادشاہ یعنی اس خاص فرعون کا تھا۔ جس نے پہلی بار اہرام تعمیر کرایا تھا۔ اس کے اندر اس فرعون کی ممی بھی سونے چاندی کے برتنوں اور جواہرات کے ساتھ دفن تھی۔ یہ تینوں اہرام اتنے بڑے تھے اور ان کی بنیادیں زمین کے اندر اتنی گہرائی تک چلی گئی تھیں کہ کوئی بڑے سے بڑا چور بھی اس میں سرنگ بنا کر اندر نہیں جا سکتا تھا۔ چوروں نے صرف چھوٹے اہراموں میں لوٹ مار کی تھی۔ ماریا نے اس پہلے ہرم کو اندر جا کر چاروں طرف سے پھر کر دیکھا۔ دوستو! یہاں ایک بات نوٹ کر لیں کہ اہرام کا مطلب ایسے مینار ہوتا ہے جو مخروطی ہوں اور

یہ ہرم کی جمع ہے۔ ماریا دوسرے ہرم میں آ گئی۔ یہاں بھی نہ تو ناگ کی خوشبو تھی اور نہ ہی وہ کہیں نظر آیا۔ ماریا تیسرے ہرم میں داخل ہوئی تو اسے ایک عجیب سی خوشبو محسوس ہوئی۔ یہ خوشبو اس نے کبھی عنبر کے ساتھ فرعون کی بیگمات کے محل میں سونگھی تھی۔ قدیم مصر کے عطریات اس زمانے میں ساری دنیا میں مشہور تھے۔ قدیم مصری عطار کنول اور دوسرے پھولوں سے ایسا حسین اور خوشبودار عطر کھینچتے تھے کہ جس کی خوشبو کپڑوں کے بار بار دھلنے کے باوجود باقی رہتی تھی۔ یہ عطر ساری دنیا میں پسند کیے جاتے تھے۔

ماریا نے اس قسم کے عطر کی دھیمی سی خوشبو محسوس کی۔ ہرم میں اندھیرا گھپ تھا۔ کہیں باہر سے اندر روشنی آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ مگر ماریا کو اندھیرے میں بھی ہر شے نظر آ رہی تھی۔ وہ فرعون کے مقبرے سے ابھی دور تھی۔ اور اس تاریک راہ داری پر سے گزر رہی تھی جہاں سے فرعون کے تابوت کو غلام اور کنیزیں اٹھا کر مقبرے کے اندر لے گئی تھیں خوشبو اس راہ داری میں بھی پھیلی ہوئی تھی۔ آگے جا کر راہ داری بند ہو گئی۔ سامنے دیوار آ گئی۔ جو پتھر کے بہت بڑے بڑے ٹکڑوں کو جوڑ کر بنائی گئی تھی۔ ماریا نے محسوس کیا کہ خوشبو دیوار کی دوسری جانب سے آ رہی ہے۔ وہ موٹی اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھاری دیوار میں سے گزر کر دوسری طرف چلی گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ دوسری جانب ایک دالان ہے جس کی چھت چار سفید پتھر کے ستونوں پر کھڑی ہے۔ دالان کے وسط میں ایک قبر بنی تھی جس کے اوپر سونے کا تابوت رکھا ہوا تھا۔ تابوت بند تھا۔ اور ڈھکن کے اوپر ایک طرف کسی ملکہ کا سر بنا ہوا تھا۔ ماریا نے ریت پر کچھ انسانی پاؤں کے نشان دیکھے۔ یہ ان لوگوں کے پاؤں کے نشان تھے جو ملکہ کے تابوت کو حرم میں دفن کرنے لائے تھے۔ تابوت کے آس پاس ریت پر ماریا نے انسانی ہڈیوں کے ڈھانچے ادھر ادھر بکھرے پڑے دیکھے۔ یہ ان غلاموں اور کنیزوں کے ڈھانچے تھے جو وہاں حرم بند ہو جانے کے بعد دم گھٹ کر مر گئے تھے۔ خوشبو ایک ستون کے پیچھے سے آ رہی تھی۔ جہاں ماریا کو کسی کے آہستہ سے آہ بھرنے کی آواز بھی سنائی دی۔

ماریا حیران رہ گئی۔ ہزاروں سال سے بند اس حرم میں یہ کون تھا جس نے آہ بھری تھی۔ ماریا لپک کر ستون کے پیچھے آئی تو یہ دیکھ کر دنگ رہ گئی کہ ریت پر ایک سیاہ فام عورت ستون سے ٹیک لگائے سر جھکائے بیٹھی تھی۔ اس کا رنگ حبشی عورتوں ایسا تھا۔ وہ ایک نوجوان حبشی لڑکی تھی جس کے بال گھنگھریالے سیاہ تھے۔ لباس کنیزوں ایسا تھا اور کانوں میں فیروزے کے بندے تھے۔ اس کنیز کو ماریا کی موجودگی کا بالکل احساس نہ ہوا جس سے

ماریا سمجھ گئی کہ یہ کوئی روح یا بدروح نہیں ہے۔ ماریا نے آہستہ سے کنیز کے قریب جا کر کہا۔

"تم کون ہو؟"

حبشی کنیز نے چونک کر سر اٹھایا۔ اس کی سیاہ آنکھوں میں وحشت اور دہشت تھی۔ اس نے گھبرا کر کہا۔

"کیا تم ملکہ کی روح ہو؟"

ماریا نے جلدی سے کہا۔

"نہیں۔ میں کسی ملکہ یا کنیز کی روح نہیں ہوں۔ میرا نام ماریا ہے۔ میں ایک طلسم کی وجہ سے کسی کو دکھائی نہیں دیتی۔ لیکن تم اس چاروں طرف سے بند حرم میں کیسے زندہ ہو؟ یہاں تو ہزاروں برس سے تازہ ہوا نہیں آ رہی۔"

حبشی کنیز نے کہا۔

"میں تم پر اعتبار کرتی ہوں۔ مگر میں جو کچھ کہوں گی تمہیں اس پر یقین نہیں آئے گا۔"

ماریا نے پوچھا۔

"تم کہو تو سہی۔ کیا تمہیں کسی ڈاکو نے سرنگ کھودنے کے بعد یہاں قید کر رکھا ہے؟ مگر مجھے تو یہاں کوئی سرنگ نظر نہیں آ رہی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حبشی کنیز نے آہ بھر کر کہا۔

"میرا نام شستالی ہے۔ میں اس ملکہ کی کنیز تھی جو اس قبر میں دفن ہے۔"

ماریا تو حبشی کنیز کا منہ تکتے رہ گئی۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم پانچ ہزار برس سے یہاں زندہ ہو؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

کنیز شستالی نے کہا۔

"یقین کرو کہ میں پانچ ہزار برس سے زندہ چلی آ رہی ہوں۔ اور پانچ ہزار سال کے بعد آج پہلی بار کسی عورت سے گفتگو کر رہی ہوں۔"

ماریا نے تعجب سے کہا۔

"مگر تمہارے ساتھ جو غلام اور دوسری کنیزیں اس مقبرے میں آئی تھیں ان کی تو ہڈیاں چاروں طرف بکھری پڑی ہیں۔ پھر تم کس طرح زندہ رہیں؟"

ستالی کنیز نے گہرا سانس لیا اور بولی۔

"ماریا بہن! میں فرعون مصر کے دربار میں ملازم ایک محافظ سپاہی سے پیار کرتی تھی۔ اور ہم نے ایک دوسرے سے شادی بھی کر لی تھی۔ یہ شادی ہم نے چھپا کر کی تھی۔ جب ملکہ کا انتقال ہوا تو جن کنیزوں اور غلاموں کو ملکہ کے ساتھ مقبرے میں دفن کیا جانا تھا۔ ان میں میرا نام بھی آ گیا کیونکہ میں ملکہ کی خاص کنیز تھی۔ اس وقت دوسرے غلاموں اور کنیزوں کے ساتھ مجھے بھی گرفتار کر کے کال کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا۔ یہ اس لیے کیا گیا کہ کہیں ہم میں سے کوئی اپنی جان بچانے کے لیے فرار نہ ہو جائے۔ میں اپنے خاوند سے جدا ہو گئی۔ مجھے اس کا بے حد دکھ تھا۔ اب مجھے موت کے منہ سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔ ملکہ کی لاش کو مردہ خانے میں حنوط کیا جا رہا تھا۔ اس کو دفن کرنے میں ابھی ایک ہفتہ باقی تھا۔ میری کوٹھڑی کے باہر بھی سخت پہرہ لگا تھا۔ میرا خاوند مجھے کسی صورت میں بھی نہیں مل سکتا تھا۔ آخر وہ دن آ گیا جب مجھے بھی دوسری کنیزوں اور غلاموں کے ساتھ مقبرے میں زندہ دفن کے لیے لے جانا تھا۔ ملکہ کا جنازہ صبح کے وقت جانے والا تھا کہ آدھی رات کو میری کوٹھڑی کے پہرے دار نے ایک چھوٹی سی پوٹلی میری طرف پھینکی اور کہا۔ یہ تمہارے خاوند نے تمہارے لیے بھجوائی ہے۔ میں نے جلدی سے پوٹلی کو کھولا۔ اس میں نیلے رنگ کی ایک چھوٹی سی شیشی اور ایک رقعہ تھا۔ میں نے رقعہ پڑھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس میں میرے خاوند نے لکھا تھا۔ پیاری شنالی؛
شیشی میں ایک خاص عرق ہے جو میں نے کارنک کے
ایک حکیم سے لیا ہے۔ میں نے آدھا عرق پی لیا ہے۔
باقی کا آدھا عرق تم پی لو۔ اس کی وجہ سے تم مقبرے
میں دفن ہونے کے بعد بھی زندہ رہو گی اور مر نہ
سکو گی۔ میں موقع پا کر مقبرے میں نقب لگا کر آؤں
گا اور تمہیں نکال کر لے جاؤں گا۔ دوائی پینے کے بعد
تمہیں بھوک اور پیاس بھی نہیں لگے گی اور تم پوری
طرح صحت مند اور چاق و چوبند رہو گی۔ اور تمہیں تازہ
ہوا کی بھی ضرورت نہیں ہو گی۔ ماریا! بہن! میں نے
شیشی میں بچا ہوا عرق پی لیا۔ دوسرے روز صبح
مجھے زنجیروں میں جکڑ کر باہر لایا گیا۔ باہر ملکہ کا جنازہ
تیار تھا۔ دوسری چار کنیزوں اور چار غلاموں کو بھی
زنجیروں میں جکڑ دیا گیا تھا۔ یہ بھی ملکہ کے تابوت کے
ساتھ مقبرے میں زندہ ہی دفن کیے جا رہے تھے
ماتمی جلوس اہرام کی طرف چل پڑا۔ ایک جگہ میرے
خاوند نے مجھے ہجوم میں سے دیکھا اور ہاتھ ہلا کر
گویا حوصلہ دیا کہ فکر نہ کرو۔ ہم دونوں زندہ رہیں
گے اور بہت جلد ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔

جلوس اہرام کے بلند اور تنگ دروازے میں سے گزر کر
راہ داری میں سے گزرتا مقبرے کے دروازے پر
آ کر رک گیا۔ شاہی گورکنوں اور سپاہیوں نے سب سے
پہلے ہم پانچ کنیزوں اور چار غلاموں کو زبردستی مقبرے
کے اندر دھکیل دیا۔ اس کے بعد شاہی گورکن ملکہ
کے تابوت کو اندر لائے اور چبوترے پر رکھ دیا۔ پھر
ملکہ کا خزانہ، اس کے زیورات، جواہرات اور
شاہی لباس بھی رکھ دیا گیا۔ یہی وہ مقبرہ تھا جہاں

——— آج سے پانچ ہزار سال پہلے

میں داخل ہوئی تھی۔ بلکہ مجھے بھی دوسری کنیزوں اور
غلاموں کے ساتھ زبردستی داخل کر دیا گیا تھا۔ پھر
پتھروں کی بھاری اور موٹی دیوار گرا دی گئی۔ اور ہم
کنیزیں اور غلام ایک مردہ ملکہ کی لاش کے پاس
مقبرے میں زندہ دفن کر دیئے گئے۔ آہستہ آہستہ
مقبرے کی تازہ ہوا ختم ہونا شروع ہو گئی۔ میں نے
محسوس کیا کہ مجھے سانس لینے میں کوئی دشواری نہیں ہو
رہی تھی جبکہ میری ساتھی کنیزوں اور غلاموں کا دم
گھٹنے لگا تھا۔ اور وہ اپنی گردنوں کو پکڑے ریت
پر لیٹے تڑپنے لگے تھے۔ اس خیال سے کہ کہیں اب مجھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آسانی سے سانس لیتے دیکھ کر یہ مجھ پر حملہ نہ کر دیں میں بھی ذبح ہی کی طرح ریت پر لیٹ کر تڑپنے اور حلق سے عجیب عجیب آوازیں نکالنے لگی۔ میرے دیکھتے دیکھتے کنیزیں اور غلام تازہ ہوا نہ ملنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے۔ میں پوری طرح سے ہوش میں تھی۔ میں اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ باری باری سب کنیزوں اور غلاموں کو دیکھا۔ ان کے سانس بہت آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ دلوں کی دھڑکن بھی سُست ہو رہی تھی۔ نبضیں ڈوب رہی تھیں۔ اور پھر وہ مر گئے۔ مگر میں زندہ تھی۔ مجھ پر کسی بھی کمزوری کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔ میں نے اُٹھ کر پہلا کام یہ کیا کہ مقبرے کی دیواروں کو جگہ جگہ سے دیکھا کہ کہیں باہر جانے کا کوئی راستہ مل سکتا ہے۔ مگر اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اب میرے دل پر خوف چھانے لگا۔ میں سوچنے لگی کہ میرا خاوند سانگ سنگ لکا کر کیسے میرے پاس آئے گا؟ کہیں میں قیامت تک کے لیے یہاں بند تو نہیں ہو گئی؟ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ دن گزر رہا ہے کہ رات گزر رہی ہے۔ میرے دیکھتے دیکھتے میرے ساتھی غلام اور کنیزوں کی لاشیں ہڈیوں کے پنجر بن گئیں۔ اس کے بعد مجھ پر غنودگی کے دورے پڑنا شروع ہو گئے۔ مجھے غنودگی آتی اور پھر میں سو جاتی۔ خدا جانے میں دو سو برس تک سوتی رہی یا پانچ سو برس تک۔ جب آنکھ کھلتی تو میں پہلے سے زیادہ اپنے آپ کو صحت مند اور تازہ دم پاتی۔ اب مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ میں ان پانچ ہزار سالوں میں کتنی بار سوئی ہوں۔ مجھے تو پہلی بار تمہاری زبان سے معلوم ہوا کہ مجھے یہاں زندہ دفن ہوئے پانچ ہزار سال گزر گئے ہیں۔"

ماریا نے خاص خوشبو کا ذکر کیا۔ تو کنیز شنالی نے کہا۔

"یہ خوشبو مجھے یہاں دفن کرنے سے پہلے لگائی گئی تھی۔ یہ شاہی عطریات کی خوشبو ہے اور میرے ساتھ یہ خوشبو بھی میرے کپڑوں میں زندہ ہے۔"

پھر شنالی نے بڑی عاجزی سے کہا۔

"ماریا بہن! ہزاروں برس بیت گئے۔ مگر میرا خاوند مجھے لینے نہیں آیا۔"

ماریا نے کہا۔

"شنالی! اب اسے بھول جاؤ۔ اس کی تو ہڈیاں بھی باقی نہ بچی ہوں گی۔"

شنالی نے گردن اٹھا کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"نہیں ماریا بہن! میرا خاوند سارنگ زندہ ہو گا۔ جس عرق کو میں پی کر پانچ ہزار سال سے زندہ ہوں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اسی عرق کو پینے کے بعد وہ زندہ نہ ہو گا؟"

ماریا نے کہا۔

"اگر وہ زندہ ہوتا تو کسی نہ کسی طرح اتنے سالوں میں تمہارے پاس پہنچنے اور تمہیں یہاں سے نکالنے کی کوشش ضرور کرتا۔"

شنالی کہنے لگی۔

"بہن! تو مجھے یہاں سے باہر نکال دے۔ میں تیرا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی۔ سارنگ کو میں خود تلاش کر لوں گی۔ وہ زندہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ کہیں نہ کہیں مجھے ضرور مل جائے گا۔"

ماریا سوچ میں پڑ گئی۔ شنالی کو اس مقبرے سے باہر نکالنا کوئی مشکل نہ تھا۔ مگر وہ اس اندیشے کی وجہ سے پریشان تھی کہ جو عرق اس نے پی رکھا ہے۔ اس کا اثر صرف مقبرے کے اندر تک ہی محدود ہو اور مقبرے سے باہر نکلتے ہی وہ ایک دم سے بوڑھی ہو کر مر جائے۔ اور اس کی ہڈیاں گل سڑ جائیں۔ جیسا کہ ماریا کو یقین تھا کہ اس کا خاوند سارنگ کبھی کا مر کھپ گیا ہو گا۔ مگر شنالی ہر حالت میں باہر نکلنا چاہتی تھی۔ پانچ ہزار سال سے اس نے کسی انسان کی شکل نہیں دیکھی تھی۔ جب ماریا نے اسے بتایا کہ وہ زمانہ دسویں صدی عیسوی کا ہے۔ تو اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ وہ ایک ہی رٹ لگا رہی تھی کہ خدا کے لیے مجھے یہاں سے نکالو۔ آخر ماریا نے اس پر اپنا خدشہ ظاہر کر دیا اور کہا کہ ممکن ہے باہر کی فضا میں نکلتے ہی وہ زندہ نہ رہے۔ اس پر شنالی نے کہا۔

"میں یہ خطرہ مول لینے کو تیار ہوں۔ یہاں قید میں زندہ رہنے سے باہر نکل کر مر جانا ہزار درجے بہتر ہے۔"

تب ماریا تیار ہو گئی۔ اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں یہاں سے باہر لیے چلتی ہوں۔"

ماریا نے مقبرے کی دیوار کے ایک پتھر کو آہستہ سے دھکا دیا۔ ماریا کی طاقت بے پناہ تھی۔ اس دھکے سے پتھر اپنی جگہ سے پیچھے کو کھسک گیا۔ دوسری بار زور لگانے سے پتھر باہر راہ داری میں گر پڑا۔ یوں وہاں ایک کشادہ شگاف پیدا ہو گیا۔ ماریا نے کہا۔

"شنالی! اس شگاف میں سے باہر آ جاؤ۔ میں تمہارے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آگے آگے چل رہی ہوں گی۔"

شنالی مقبرے سے نکل کر راہ داری میں آ گئی۔ راہ داری جہاں جا کر ختم ہوتی تھی وہاں اہرام کی دیوار آ جاتی تھی۔ ماریا نے اس جگہ بھی دیوار میں ایک شگاف ڈال دیا۔ باہر سے تازہ ہوا کا تیز جھونکا اندر آیا۔ ماریا نے ڈرتے ڈرتے شنالی کی طرف دیکھا۔ اسے خطرہ تھا کہ تازہ ہوا کے لگتے ہی شنالی فوراً مر جائے گی۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ شنالی نے تازہ ہوا میں گہرا سانس لیا اور خوش ہو کر بولی۔

"ماریا بہن! ہزاروں برس کے بعد تازہ ہوا کتنی پیاری لگی ہے۔"

اور اس کے ساتھ ہی شنالی اہرام کی دیوار کے شگاف سے نکل کر باہر کھلی ہوا میں آ گئی۔ باہر دن کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ماریا کو اب بھی اندیشہ تھا کہ شنالی زندہ نہیں رہے گی مگر ایسا نہ ہوا۔ خدا جانے اس نے کون سا آب حیات پی رکھا تھا۔ کہ وہ زندہ تھی۔ پانچ ہزار سال سے زندہ تھی۔ ماریا نے دھوپ کی روشنی میں شنالی کو غور سے دیکھا۔ وہ ایک نوجوان عورت تھی اس کا لباس ہزاروں برس پرانا تھا اور کانوں کے بندوں کے زمرد بہت انمول تھے۔ آنکھیں سوئی سوئی سیاہ تھیں وہ بڑی خوب صورت تھی۔

ماریا نے کہا۔

"شنالی! اتنی مدت کے بعد تمہیں باہر کی فضا کیسی لگ رہی ہے؟"

شنالی نے لمبے لمبے سانس لیے۔ پھر چاروں طرف دیکھا اور بولی۔

"ماریا! ہر شے بدل گئی ہے۔ اہرام کے پتھر خستہ ہو رہے ہیں۔ اس زمانے میں ان پر نیلا رنگ کیا ہوا تھا اور یہاں باغ تھا۔ جس کے پیچھے فرعون کے شاہی محلات تھے۔"

پھر اس نے کچھ فاصلے پر کھڑے ابوالہول کے بت کو دیکھ کر کہا۔

"یہ بھی ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ زمانہ کس قدر بدل گیا ہے۔"

ماریا کہنے لگی۔

"آخر پانچ ہزار سال کوئی معمولی مدت نہیں ہوتی شنالی! یہ تو ان اہرام کا حوصلہ ہے کہ اب تک صحرا میں کھڑے ہیں۔ اور زمانے کی گرم سرد ہواؤں اور بارشوں اور طوفانوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ آؤ تمہیں شہر میں لیے چلتی ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شنالی بولی۔

"کیا بیبتز کا شہر ابھی تک موجود ہے؟"

ماریا نے کہا۔

"جہاں کبھی بیبتز کا شہر آباد تھا وہاں اب سوائے گرم اڑتی ہوئی ریت کے اور کچھ نہیں ہے۔ اب دریائے نیل کے کنارے ایک اور شہر آباد ہے۔ جس کا نام قاہرہ ہے اور یہاں مسلمان سلطان صلاح الدین ایوبی کی حکومت ہے۔"

سنالی حیرانی سے بولی۔

"یہ مسلمان کون ہوتے ہیں؟"

ماریا نے کہا۔

"وہ جو صرف ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلعم کی اطاعت کرتے ہیں اور نیکی اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرتے ہیں۔"

شنالی بولی

"مجھے شہر کی سیر کراؤ ماریا۔ مجھے سیر کر کے خوشی ہوگی۔"

ماریا کہنے لگی۔

"وہ سامنے درختوں کی قطار دیکھ رہی ہو۔ وہ دریائے نیل کے کنارے اُگے ہوئے ہیں۔ اس طرف چلی آؤ۔ اس کی دوسری طرف قاہرہ کا شہر آباد ہے۔ کہیں تم تھک تو نہیں جاؤ گی؟ تمہیں گرمی تو محسوس نہیں ہو رہی؟"

شنالی نے مسکرا کر کہا۔

"میں نے جو عرق پی رکھا ہے اس کی وجہ سے نہ میں تھکتی ہوں۔ نہ مجھے گرمی لگتی ہے اور نہ بھوک پیاس محسوس ہوتی ہے۔ ہاں کبھی کبھی نیند ضرور آجاتی ہے۔"

ماریا حیران ہوئی کہ یہ ساری باتیں ناگ عنبر اور ماریا کی تھیں۔ صرف وہ غائب نہیں تھی۔ اس نے سوچا اگر عنبر ناگ کیٹی اور تھیوسانگ اس کے ساتھ ہوتے تو شنالی سے مل کر انہیں بہت خوشی ہوتی اور حیرانی بھی ضرور ہوتی۔ شنالی نے درختوں کی قطار کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ ماریا اِس کے اوپر ہوا میں آہستہ آہستہ پرواز کرتی آگے بڑھ رہی تھی۔ اِسے اب ناگ کا خیال آرہا تھا کہ وہ اہرام میں بھی نہیں مِلا۔ آخر کہاں چلا گیا ہے وہ؟

دریائے نیل کے پُل کو عبور کر کے ماریا اور شنالی قاہرہ کے شہر میں داخل ہوگئیں۔ شنالی دسویں صدی کے قاہرہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شہر کو دیکھ کر بہت حیران ہوئی۔ اس کا ملک بے حد بدل گیا تھا۔ خوب صورت میناروں اور نیلے گنبدوں والی مسجدوں کو دیکھ کر شنالی دنگ رہ گئی۔ وہ ایک پھیلے ہوئے بازار میں سے گزر رہی تھی۔ لوگ شنالی کو تعجب سے دیکھتے اور گزر جاتے۔ وہ اسے ملک حبشہ کی کوئی شہزادی سمجھ رہے تھے۔ اچانک شنالی رک گئی۔ اسے پیچھے سے کسی نے آواز دی تھی۔ شنالی نے مڑ کر دیکھا تو مسرت سے اس کا چہرہ دمک اٹھا۔ وہ سارنگ کہہ کر ایک حبشی نوجوان کی طرف دوڑی۔ دونوں ایک دوسرے کو مل کر خوشی سے جھوم اٹھے۔ دونوں کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔

شنالی اپنے خاوند سارنگ سے مل گئی تھی۔ ماریا نے سارنگ کو غور سے دیکھا۔ وہ ایک صحت مند حبشی نوجوان تھا۔ اور اچھے کپڑوں میں ملبوس تھا۔ شنالی نے کہا۔

"ماریا بہن! میں نے کہا تھا نا کہ سارنگ زندہ ہے۔ اس سے ملو۔ یہ میرا خاوند — سارنگ ہے۔"

سارنگ نے تعجب کرتے ہوئے پوچھا۔

"شنالی! تم کس سے بات کر رہی ہو؟"

ماریا کو سارنگ نہیں دیکھ رہا تھا۔ شنالی نے کہا۔

"سارنگ! میں بہن ماریا سے بات کر رہی تھی۔ تم اسے نہیں دیکھ سکو گے۔ میں بھی اس کو نہیں دیکھ سکتی مگر اس نے مجھے مقبرے سے باہر نکالا ہے۔ اگر وہ نہ مجھے ملتی تو میں شاید قیامت تک تمہیں نہ مل سکتی۔"

سارنگ نے کہا۔

"میں بھی ماریا بہن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

ماریا نے آہستہ سے کہا۔

"یہ بازار ہے شنالی۔ یہاں سے نکل کر دریا کی طرف چلو۔ وہاں چل کر باتیں کرتے ہیں۔"

شنالی سارنگ کو لے کر دریا پہ آ گئی۔ سارنگ نے ماریا کا شکریہ ادا کیا اور کہنے لگا۔

"شنالی! تم سے مجھے ملنے کی امید اب ختم ہو گئی تھی۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہم پانچ ہزار برس کے بعد ایک بار پھر ایک دوسرے سے مل گئے۔ مگر اب ہمیں ایک شرط ہر حال میں پوری کرنی ہوگی نہیں تو ہم دونوں ایک سیکنڈ میں بوڑھے ہو کر ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جائیں گے۔"

شنالی نے سارنگ کی طرف حیرانی سے دیکھا اور بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو سارنگ؟" ماریا نے بھی سارنگ سے پوچھا کہ وہ کون سی شرط ہے جس کا وہ ذکر کر رہا ہے۔

سارنگ کہنے لگا۔

"ماریا بہن! جس درویش حکیم نے مجھے آبِ حیات کا عرق دیا تھا اس نے کہا تھا کہ اس کو پی کر تم قیامت کی صبح تک زندہ رہ سکتے ہو مگر ایک شرط ہے۔ اور یہ شرط یہ ہے کہ جب بھی تمہاری ملاقات تمہاری بیوی شنالی سے ہو گی تمہیں فوری طور پر کسی ایسے جوتشی سے ملنا ہوگا۔ جو تمہیں یہ بتائے گا کہ تم دونوں موت سے کیسے بچ سکتے ہو۔ کیونکہ جب تک تم دونوں جدا رہو گے تم موت سے بچے رہو گے۔ لیکن جونہی تم ایک دوسرے سے ملے تم پر موت اپنا سایہ ڈال دے گی اور اگر اپنی ملاقات کے سات روز کے اندر اندر تم دونوں نے کسی ماہر جوتشی سے مشورہ نہ لیا۔ تو سات دن کے بعد تم دونوں ایک پل میں بوڑھے ہو کر مر جاؤ گے اور تمہاری ہڈیاں بھی مٹی ہو جائیں گی کیونکہ اصل میں ہم مر چکے ہیں۔ صرف عرق کی وجہ سے زندہ ہیں"

شنالی کو تو فکر لگ گئی۔ ماریا نے اُسے تسلی دی اور سارنگ سے پوچھا۔

"تم اس شہر میں رہ رہے ہو۔ کیا تم کسی ایسے جوتشی کو جانتے ہو جو اپنے فن میں ماہر ہو۔ اور تمہیں دُرست مشورہ دے سکے؟"

سارنگ بولا۔

"میں نے پہلے ہی سے ایسا جوتشی تلاش کر رکھا ہے قاہرہ سے دس میل دُور گاؤں میں ایک بوڑھا عیسائی جوتشی رہتا ہے۔ ہمیں ابھی جا کر اُسے ملنا ہوگا۔ وہی ہمیں دُرست مشورہ دے سکے گا۔ کہ اب ہم موت سے کس طرح بچ سکتے ہیں۔"

شنالی نے کہا۔

"تو پھر چلو۔ ابھی اس کے پاس چلتے ہیں۔"

ماریا نے بھی شنالی کے خیال کی تائید کی۔ سارنگ نے اسی وقت اپنے مکان میں جا کر دو گھوڑے نکالے۔ ایک پر شنالی کو سوار کرایا۔ دوسرے پر خود سوار ہوا اور گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے وہ قاہرہ شہر سے نکل کر دریا کے کنارے کنارے گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوپہر ہونے سے پہلے پہلے وہ جوتشی کے گاؤں میں آ گئے۔ جوتشی بابا سارنگ کو اچھی طرح سے جانتا تھا۔ اور اس نے بوڑھے جوتشی کو اپنے اور شنالی کے بارے میں سب کچھ بتا رکھا تھا۔ جب وہ شنالی کو ساتھ لے کر بوڑھے جوتشی کے پاس آیا تو جوتشی نے تیز نظروں سے شنالی کو دیکھا اور مسکرا کر بولا۔

"سارنگ بیٹا! میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ کون ہے؟ اس لڑکی کی پیشانی بتا رہی ہے کہ یہ تیری بیوی شنالی ہے۔ اور یہ پانچ ہزار برس سے زندہ چلی آ رہی ہے۔"

مانیا بوڑھے جوتشی کی قیافہ شناسی سے بہت متاثر ہوئی۔ اس نے راستے میں ہی سارنگ اور شنالی کو تاکید کر دی تھی کہ بوڑھے جوتشی کو اس کے بارے میں کچھ نہ بتایا جائے۔ چنانچہ سارنگ اور شنالی بڑے محتاط تھے۔ سارنگ نے کہا۔

"بابا! پانچ ہزار برس کے بعد میری بیوی شنالی مجھے مل گئی ہے۔ اب ہمارے پاس صرف سات دن ہیں۔ اگر آپ نے جوتش کا حساب لگا کر ہمیں مزید اپنے آپ کو زندہ رکھنے کا کوئی طریقہ نہ بتایا تو ہم دونوں مر جائیں گے اور یہ بڑی بھیانک موت ہو گی کیونکہ یک لخت ہمارے دانت جھڑ جائیں گے اور ہم بڈھے کھوسٹ ہو کر ہڈیوں کے چورے میں بدل جائیں گے۔"

بوڑھے جوتشی نے الماری میں سے شیشے کا گلوب نکال کر میز پر درمیان میں رکھ دیا۔ اور سارنگ سے کہا۔

"سارنگ اس پر اپنی ہتھیلی رکھ دو۔"

سارنگ نے ایسا ہی کیا۔ بوڑھے جوتشی کے چہرے پر فکر مندی کے آثار دکھائی دینے لگے۔ سارنگ نے پریشان ہو کر سوال کیا۔

"بابا! کیا کوئی پریشانی کی بات ہے؟"

بوڑھا جوتشی بولا۔

"بیٹا اگر سات دن کے اندر اندر تجھے اور تیری بیوی شنالی کو ناگ دیوتا نے ڈس لیا تو تم دونوں زندہ حالت میں آج سے پانچ ہزار برس پرانے زمانے میں واپس چلے جاؤ گے۔ اگر تمہیں ناگ دیوتا نے نہ ڈسا تو تم دونوں آٹھویں روز ایک دم سے بوڑھے ہو کر مر جاؤ گے اور تمہاری ہڈیاں اسی وقت خاک بن جائیں گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شنالی نے یہ سنا تو روتی ہوئی اپنے خاوند سے لپٹ گئی۔

”اب کیا ہوگا سارنگ؟ ناگ دیوتا ہمیں کہاں ملے گا؟“

سارنگ نے جوتشی سے پوچھا۔

”بابا! ناگ دیوتا ہمیں کہاں ملے گا؟“

ماریا خاموش کھڑی یہ سب کچھ سن رہی تھی۔ کاش اسے معلوم ہوتا کہ ناگ کہاں پر ہے۔ وہ تو خود ناگ کی تلاش میں تھی۔ جوتشی نے کہا۔

”یہ میں نہیں جانتا۔ تمہیں ناگ دیوتا کو سات دنوں کے اندر اندر تلاش کرنا ہوگا۔ نہیں تو تم دونوں کی موت یقینی ہے۔“

یہ کہہ کر اس نے شیشے کے گلوب کا دیا بجھا دیا۔ سارنگ اور شنالی وہاں سے اٹھ کر باہر آ گئے۔ شنالی نے ماریا کو آواز دی۔

”ماریا بہن! کیا تم ہمارے پاس ہی ہو؟“

ماریا نے کہا۔

”ہاں شنالی! میں تمہارے پاس ہی ہوں۔ جوتشی نے جو کہا ہے۔ میں نے سن لیا ہے۔“

سارنگ کہنے لگا۔

”یہ ناگ دیوتا ہمیں کہاں ملے گا ماریا بہن؟ یہ تو سانپوں کا دیوتا معلوم ہوتا ہے۔“

ماریا نے گہرا سانس بھر کر کہا۔

”سارنگ اور شنالی! سنو! میں ناگ دیوتا کی بہن ہی ہوں۔“

دونوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔ شنالی نے خوش ہو کر کہا۔

”پھر تو ہم زندہ رہیں گے۔ ہم واپس اپنے زمانے میں چلے جائیں گے جہاں ہم سکھ چین سے زندگی بسر کریں گے۔“

ماریا بولی۔

”یہی تو مشکل ہے کہ مجھے خود معلوم نہیں کہ ناگ دیوتا اس وقت کہاں ہے۔“

پھر اس نے شنالی اور سارنگ کو ناگ کے گم ہونے کی ساری کہانی سنا دی۔

سارنگ کہنے لگا۔

”ماریا بہن! تم نے کہا ہے کہ آخری آدمی جس نے ناگ کو دیکھا تو اس وقت ناگ دریا کی طرف جا رہا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تو کیوں نہ ہم اسے دریا کی طرف چل کر تلاش کرتے ہیں"

ماریا نے کہا۔

"میں بہت تلاش کر چکی ہوں۔ تم کہتے ہو تو ایک بار پھر کوشش کر کے دیکھ لیتے ہیں"

اور وہ دریائے نیل کی طرف چل پڑے۔

مچھے کا ٹوناگ

دریائے نیل کے کنارے وہ دُور تک چلے گئے۔

ماریا نے شتالی اور سارنگ کو بتایا کہ اسے ناگ کی خوشبو آجاتی ہے۔ مگر اب نہیں آرہی۔ جس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس پر کسی نے طلسم کر دیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اُسے یہاں سے کہیں دُور لے جایا گیا ہو۔ شتالی نے افسوسناک لہجے میں کہا۔

"اگر ناگ دیوتا سات دنوں میں نہ ملا تو ہماری موت یقینی ہے۔ آہ ماریا بہن! پھر میرے پانچ ہزار برس تک اپنے خاوند کے انتظار کا کیا فائدہ ہوا۔ بہتر تھا کہ میں دوسری کنیزوں کے ساتھ ہی مقبرے میں مر جاتی"

سارنگ اور ماریا نے شتالی کو تسلی دی کہ انسان کو ہمت کبھی نہیں ہارنی چاہیے۔ ہم ناگ دیوتا کی تلاش جاری رکھیں گے۔ دریا سے ہٹ کر وہ اہرام کی طرف آ گئے۔ کیونکہ اب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سورج غروب ہو رہا تھا۔ اور شنالی نے بھی مشورہ دیا تھا۔ کہ انہیں رات اہرام کے پاس کھلے صحرا میں ہی گزارنی چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ رات کو ناگ دیوتا کا کوئی نشان مل جائے۔ سارنگ شنالی اور ماریا اسی اہرام کے مقبرے میں آ کر بیٹھ گئے جہاں شنالی نے پانچ ہزار سال گزارے تھے۔ جب رات گہری ہو گئی تو ماریا نے کہا۔

"میں کسی سانپ کو بلا کر ناگ دیوتا کے بارے میں پوچھتی ہوں"

شنالی نے حیرت کے ساتھ کہا۔

"کیا تم سانپ کو بلا سکتی ہو ماریا بہن؟"

ماریا بولی۔

"کیوں نہیں! ابھی تمہارے سامنے بلاتی ہوں۔ پھر تمہیں یقین بھی ہو جائے گا کہ میں واقعی ناگ دیوتا کی بہن ہوں"

اور ماریا نے ناگ کے بتائے ہوئے طریقے سے سانپ کی زبان میں منہ سے ہلکی سی سیٹی نما پھنکار کی آواز نکالی اور کہا۔

"اگر اس اہرام میں کوئی سانپ ہے تو وہ میرے پاس آئے۔ میں ناگ دیوتا کی بہن بول رہی ہوں"

اس اہرام میں ایک سیاہ پھن دار سانپ رہتا تھا۔ اس نے یہ آواز سنی تو فوراً اپنے بل سے نکل کر وہاں آ گیا۔ جہاں شنالی اور سارنگ بیٹھے تھے۔ سانپ کو ماریا نظر نہیں آ رہی تھی۔ مگر اسے ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی خوشبو ضرور آ رہی تھی۔ سارنگ اور شنالی ڈر کر پرے ہٹ گئے۔ ماریا نے فوراً کہا۔

"تم مجھے دیکھ نہیں سکتے مگر تمہیں ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی خوشبو میرے جسم سے ضرور آ گئی ہو گی۔"

اہرام کے پھن دار سانپ نے کہا۔

"ہاں عظیم ناگ دیوتا کی بہن! جہاں تم موجود ہو اس طرف سے مجھے ناگ دیوتا کی دھیمی خوشبو آ رہی ہے۔ مجھے حکم کرو۔ میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں"

ماریا نے کہا۔

"کیا تم بتا سکتے ہو کہ ناگ دیوتا اس وقت کہاں ہو گا؟ وہ ہم سے بچھڑ کر نہ جانے کہاں چلا گیا ہے"

پھن دار سانپ نے چاروں طرف دیکھا اور چاروں ستون ں دور دور تک کی ہوا کو سونگھا۔ مگر اسے کسی طرف ے بھی ناگ دیوتا کی تیز خوشبو نہ آئی۔ اس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگ۔

"ناگ دیوتا کی بہن! ناگ دیوتا کی خوشبو تو مجھے صرف تم سے ہی آ رہی ہے۔ اور کسی طرف سے ناگ دیوتا کی خوشبو نہیں آ رہی۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ ناگ دیوتا کم از کم ملک مصر کی حدود کے اندر نہیں ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"کیا وہ زمین کے اندر بھی کہیں نہیں ہو گا؟"

پھن دار سانپ نے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا کی بہن! دھرتی وشال ہے زمین اتنی وسیع ہے کہ اگر ہم دنیا کے سارے سانپ مل کر بھی زمین کو ٹٹولنا شروع کریں۔ تو قیامت تک ہم ناگ کو نہیں پا سکتے۔ ہم زمین کے نیچے ناگ دیوتا کو اس کی خوشبو ہی سے پہچان سکتے ہیں۔ مگر میں نے دیکھ لیا ہے کہ زمین کے اندر بھی اس کی خوشبو کہیں نہیں ہے۔"

ماریا نے سانپ سے کہا۔

"تمہارا شکریہ۔ اب تم جا سکتے ہو۔"

جب سانپ چلا گیا تو ماریا نے سانپ کے ساتھ جو باتیں تھیں وہ سب شنالی اور سارنگ کو بیان کر دیں۔ سارنگ بھی اب کچھ کچھ ناامید ہو گیا۔ ماریا کہنے لگی۔

"سارنگ فکر مند ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اکثر ہمارے ساتھ ایسا ہوتا ہی رہا ہے۔ میرا بھائی ناگ بہت جلد مجھ سے دوبارا آن ملے گا۔"

شنالی نے اُداس ہو کر کہا۔

"ماریا بہن اگر وہ سات دن کے اندر نہ آیا تو ہم دونوں موت کے منہ میں چلے جائیں گے۔"

ماریا نے اُسے تسلی دی اور کہا کہ ناگ اس سے پہلے پہلے ان کے پاس آجائے گا۔ ماریا نے انہیں اہرام کے مقبرے میں رہنے کی ہدایت کی اور خود ناگ کی تلاش میں ایک بار پھر شہر کی طرف پرواز کر گئی۔

اب ناگ کی سنیئے۔ جب عیسائی جاسوس پیڑ اور اس کے ساتھی ڈیوس نے ناگ کو ابوالہول کے پچھواڑے والے قبرستان میں دفن کر کے اوپر ایک پرانی قبر کا کتبہ یعنی لکھا ہوا پتھر لگا دیا۔ تو ناگ قبر کے اندر بے ہوش پڑا تھا۔ پیڑ اور جاسوس ڈیوس اِسے مُردہ سمجھ کر دفن کر کے چلے گئے تھے۔ مگر ناگ مُردہ نہیں تھا۔ وہ بے ہوش تھا۔ زہر ایسا خطرناک اور تیز تھا کہ اس نے ناگ کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جسم کو بالکل بے حس بنا دیا تھا۔ ناگ کے ہوش و حواس ختم ہو گئے تھے۔ اسے کچھ پتہ نہیں رہا تھا۔ کہ وہ کہاں ہے۔ اور اس کو دفن کر دیا گیا ہے۔ وہ سارا دن اور ساری رات گزر گئی۔ دوسرا دن بھی گزر گیا۔ اب ناگ کے جسم پر سے زہر کا اثر ختم ہونا شروع ہو گیا۔

اس نے آنکھیں کھول دیں۔ دیکھا کہ وہ کسی اندھیری جگہ پر زمین پر لیٹا ہوا ہے۔ تھوڑی دیر بعد اندھیرے میں اسے دکھائی دینا شروع ہو گیا۔ اب اس پر یہ بھیانک حقیقت کھلی کہ اسے قبر میں دفن کر دیا گیا ہے۔ ناگ نے اٹھنے کی کوشش کی مگر وہ اپنے جسم کو نہ ہلا سکا۔ زہر کا اثر صرف اتنا ہی ختم ہوا تھا کہ اس کے ہوش و حواس واپس آ گئے تھے۔ اس کے جسم کی طاقت ابھی واپس نہیں آئی تھی۔ ناگ نے سانس کھینچ کر چاہا کہ سانپ کی شکل اختیار کر کے وہاں سے نکل جائے مگر اس کا سانس بھی اوپر کو نہ ہو سکا۔ ناگ نے آنکھیں بند کر لیں۔ اب اسے یاد آنے لگا کہ آخری بار [illegible] کے کمرے میں سپہ سالار کا خاص نوکر پیٹر کنول کے پھول کا شربت لے کر آیا تھا اور اس نے کوئی چیز اس کے جسم میں چبھوئی تھی۔ جس کے بعد ناگ بے ہوش ہو گیا تھا۔

ناگ صرف اپنا سر دائیں بائیں ہلا سکتا تھا۔ اسے ماریا کا خیال آنے لگا۔ کہ وہ اس کو کمرے میں نہ پا کر پریشان بھی ہو گی اور اسے ڈھونڈ بھی رہی ہو گی۔ اسے معلوم ہی نہیں کہ وہ خدا جانے کس جگہ قبر میں پڑا ہے۔ ناگ کو عنبر اور تھیوسانگ کا بھی خیال آ رہا تھا۔ ابھی تو اسے یہ فکر تھی کہ جس طرح بھی ہو قبر سے باہر نکلے۔ مگر وہ بے بس ہو چکا تھا۔ اس نے سانپ کی آواز میں کسی سانپ کو مدد کے لیے بلانے کی کوشش کی مگر اسے محسوس ہوا کہ وہ منہ سے ہلکی سی آواز بھی نہیں نکال سکتا۔ وہ سن ضرور سکتا تھا۔ اسے کھڑکھڑ کی آواز سنائی دی۔ پھر اسے اپنی پنڈلی پر کوئی چیز چلتی محسوس ہوئی۔ ناگ سر ہلا سکتا تھا۔ اس نے اندھیرے میں ایک چوہے کو دیکھا کہ وہ اس کے کرتے کو ایک جگہ سے کتر رہا تھا۔ پھر یہ چوہا پھدک کر ناگ کی چھاتی پر آ گیا۔ ناگ ہاتھ ہلا کر اسے ہٹا نہیں سکتا تھا۔ چوہا ناگ کی جیب میں داخل ہو گیا۔ ناگ کی جیب میں ریشمی رومال رکھا ہوا تھا۔ چوہوں کو ریشم بہت پسند ہوتا ہے۔ وہ جیب کے اندر گھس کر ریشمی رومال کو کترنے لگا۔ پھر رومال کا چھوٹا سا ٹکڑا منہ میں لے کر قبر کے سوراخ میں گھس گیا۔

اس وقت ماریا فضا میں پرواز کرتی ہوئی دریا کے اوپر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے نیچے
سے گزر کر ابوالہول کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس نے ایک پرانا قبرستان دیکھا وہ قبرستان میں اتر کر ایک جھاڑی کے پاس بیٹھ گئی۔ یہاں سوائے قبروں کے اور کچھ نہیں تھا قبریں بھی بہت پرانی تھیں۔ ماریا کی نظر ایک چوہے پر پڑی جو ایک قبر کے سوراخ میں سے باہر نکل رہا تھا۔ ماریا اسے دیکھنے لگی۔ چوہے کے منہ میں کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔ چوہا اس کپڑے کے ٹکڑے کو ایک طرف بیٹھ کر کترنے لگا۔ تھوڑا سا کترنے کے بعد چوہا واپس قبر میں گھس گیا۔ ماریا نے قریب آکر قبر کو دیکھا۔ اس پر لکھا تھا۔

"یہاں فرعون کا باورچی دفن ہے" ماریا نے دل میں کہا۔ میرا خدا ـــــ یہ قبر تو فرعونوں کے زمانے کی ہے اور یہاں کسی فرعون کا باورچی دفن ہے۔ وہ اٹھ کر جانے ہی والی تھی کہ وہی چوہا دوبارہ قبر کے سوراخ سے باہر نکلا اس کے منہ میں کپڑے کا ایک اور ٹکڑا تھا۔ ماریا حیران ہوئی کہ یہ چوہا اندر سے کپڑے کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر کہاں سے لا رہا ہے؟

چوہا ماریا کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔ اس لیے بڑے اطمینان سے قبر کے پاس بیٹھا کپڑے کے ٹکڑے کو کتر رہا تھا۔ ماریا نے غور سے دیکھا۔ کپڑے کا ٹکڑا ریشمی تھا۔ ماریا کا ذہن ایک دم سے چونک اٹھا۔ اسی قسم کے ریشمی کپڑے کا رومال ناگ کے پاس بھی ہوا کرتا تھا۔ ماریا نے چوہے کے آگے پڑا ہوا ریشمی کپڑے کا ٹکڑا اٹھا لیا۔ اسے سونگھا تو اس میں سے ناگ کی ہلکی ہلکی خوشبو آ رہی تھی۔ ماریا کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کیا ناگ اسی پرانی قبر میں ہے؟ ماریا نے فوراً ہی قبر کے اندر غوطہ لگا دیا۔ کیا دیکھتی ہے کہ سچ مچ ناگ قبر کے اندھیرے میں زمین پر سیدھا پڑا ہے۔ ماریا کو ناگ نے بھی دیکھ لیا تھا۔ مگر وہ بول نہیں سکتا تھا۔ نہ ہل جل سکتا تھا۔ ماریا نے تیزی سے مٹی کو ادھر ادھر ہٹایا اور ناگ کو اٹھا کر قبر سے باہر نکال کر زمین پر لٹا دیا۔

"ناگ بھیا! یہ کیا بات ہے۔ تم بولتے کیوں نہیں؟"

ناگ مسکرایا۔ آنکھوں کی ہی آنکھوں میں اور ہاتھ سے ماریا کو بتایا کہ میں نہ بول سکتا ہوں نہ حرکت کر سکتا ہوں۔ ماریا پریشان سی ہو گئی۔ اس نے دیکھا کہ ریشمی رومال ناگ کی جیب سے نکل کر اس کے سینے پر پڑا تھا۔ چوہا یہاں ہی سے ریشمی رومال کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر باہر لے جاتا تھا۔ اور باہر بیٹھ کر کترتا تھا۔ ماریا نے کہا۔

"تم سن تو سکتے ہو نا؟"

ناگ نے اثبات میں سر ہلایا۔ یعنی اوپر سے نیچے۔ جس کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مطلب ہوتا ہے کہ ہاں میں سُن سکتا ہوں۔ ماریا نے ناگ
کو اُٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور فضا میں پرواز کرتی سیدھی
اہرام کے اندر وہاں آگئی جہاں سارنگ اور شنالی بیٹھے تھے۔
وہ ماریا کی خوشبو نہیں سونگھ سکتے تھے۔ ماریا نے اِن کے قریب
ہی جب ناگ کو لٹایا اور الگ ہوئی تو ناگ نظر آنے لگا۔
سارنگ اور شنالی نے ایک غیر آدمی کو وہاں اچانک نمودار ہوتے
دیکھا تو جلدی سے پیچھے ہٹ گئے۔ ماریا کی آواز آئی۔

" سارنگ اور شنالی! تم خوش قسمت ہو۔ تم جسے
تلاش کر رہے تھے وہ مل گیا ہے "

سارنگ نے حیرانی سے پوچھا۔

" کیا ـــ کیا یہ ناگ دیوتا ہے؟ "

" ہاں "۔ ماریا نے کہا " یہی میرا بھائی ناگ دیوتا ہے"
شنالی کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ مگر فوراً ہی کہنے لگی

" لیکن ماریا بہن! یہ تو انسان ہے۔ ناگ دیوتا کو تو
سانپ ہونا چاہیئے "

ماریا نے کہا۔

" ناگ دیوتا میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ جب چاہے
انسان اور انسان سے سانپ بن جاتا ہے "

سارنگ نے بے تابی سے کہا۔

" تو پھر ناگ دیوتا سے کہو کہ وہ سانپ بن کر ہم
دونوں کو ڈس دے۔

شنالی پریشانی سے بولی۔

" مگر ماریا بہن ناگ دیوتا تو خاموش پڑا ہے۔ یہ تو
حرکت بھی نہیں کرتا "

ماریا نے سارنگ اور شنالی کو بتایا کہ ضرور ناگ کے ساتھ
کوئی حادثہ ہو گیا ہے کیونکہ میں اسے ایک قبر میں سے نکال
کر لا رہی ہوں۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ ناگ کو کوئی زہریلی چیز
پلا دی گئی ہے۔ جس کا ابھی تک اس پر اثر ہے۔

" یہی وجہ ہے کہ اس کے دشمنوں نے اسے مردہ
سمجھ کر قبر میں دفن کر دیا۔ مگر سوال یہ ہے کہ ناگ
کو کس نے زہر دیا؟ ناگ تو شاہی مہمان خانے میں
تھا "

سارنگ اور شنالی بھی ناگ کے اِردگرد پریشانی کے عالم
میں بیٹھ گئے۔ کیونکہ ـــــ اگر چھ دن کے اندر اندر ناگ دیوتا
کے ہوش اور طاقت واپس نہیں آتے اور وہ سانپ بن
کر انہیں ڈستا نہیں۔ تو وہ زندہ نہیں رہ سکیں گے۔
ماریا نے کہا۔

" ناگ بھیا! تم فکر نہ کرو۔ ہم تمہیں پھر سے ہوش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں لے آئیں گے۔ میرا مطلب ہے تمہاری طاقت
تمہیں بہت جلد واپس مل جائے گی۔"
ناگ سب کچھ سن رہا تھا۔ دیکھ رہا تھا۔ شنالی اور سارنگ
کو بھی دیکھ رہا تھا۔ مگر بول نہیں سکتا تھا۔ اِسے ابھی تک ملکہ
کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ اِن لوگوں نے اِس کے جسم میں
کوئی بے حد خطرناک زہر داخل کر دیا تھا۔ جس کا اثر ابھی
تک باقی تھا۔ یہ ناگ ہی تھا کہ اس زہر سے بچ گیا۔ اگر
اس کی جگہ کوئی دوسرا انسان ہوتا تو اب تک اس کا جسم
گل سڑ چکا ہوتا۔

شنالی نے ماریا سے کہا۔

"ماریا بہن! جس مقبرے میں مجھے ملکہ کے تابوت
کے ساتھ زندہ دفن کیا گیا تھا۔ وہاں تابوت کے
اندر ایک شاہی مہرہ بھی ملکہ کی لاش کے ساتھ رکھا
گیا تھا۔ اس مہرے کی بہت سی خوبیاں ہیں۔ مثلاً
میں نے سنا تھا کہ انسان کتنا ہی بیمار کیوں نہ ہو اگر
وہ مہرہ پانی میں ڈبو کر پانی بیمار کو پلا دیا جائے تو اس
کو شفا ہو جاتی ہے۔"

سارنگ نے بھی شنالی کی تائید کرتے ہوئے کہا۔
"ہاں ماریا بہن! شاہی مہرہ ہمیشہ مرنے والی ملکہ کی
لاش کے ساتھ دفن کیا جاتا ہے تاکہ اگلی دنیا میں ملکہ
بیمار پڑ جائے تو اس کا علاج کیا جا سکے۔"

ماریا نے کہا۔

"تو چلو۔ وہ مہرہ چل کر نکالتے ہیں۔"

ماریا نے شنالی کو ساتھ لیا اور ملکہ کے مقبرے میں آ گئی۔
تابوت کے اوپر ملکہ کا مسالے سے بنا ہوا سر رکھا تھا۔ لاش
تابوت کے اندر تھی۔ تابوت کو لوہے کے کیلوں سے بند کر دیا
گیا تھا۔ ماریا نے شنالی سے پوچھا۔

"شاہی مہرہ تابوت کے اندر کس جگہ رکھا ہو گا؟"

شنالی نے کہا۔

"یہ مہرہ عام طور پر لاش کے سرہانے دائیں جانب
سونے کی ڈبیا میں بند کر کے رکھا جاتا تھا۔"

ماریا نے کہا۔

"میں تابوت کے اندر جا کر شاہی مہرہ لاتی ہوں۔"

اور ماریا تابوت کے اندر اتر گئی۔ اندر ملکہ مصر کی حنوط شدہ
لاش بالکل سیدھی پڑی تھی۔ ماریا نے سرہانے کی جانب
دیکھا۔ سچ مچ وہاں سونے کی ایک چھوٹی سی ڈبی رکھی ہوئی
تھی۔ ماریا نے سونے کی ڈبی اٹھائی اور تابوت سے باہر نکل آئی۔
اس نے ڈبی فرش پر رکھی تو شنالی کو ڈبی نظر آئی۔ ماریا نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پوچھا۔

"کیا یہی ہے وہ ڈبی شنالی جس میں شاہی مہرہ ہوتا ہے؟"

"ہاں ہاں ماریا۔ یہی ڈبی ہے۔ اسے کھول کر دیکھو" شنالی نے کہا۔

ماریا نے کہا۔

"مجھے کھولنے کی ضرورت نہیں ہے"

اور ماریا نے ہاتھ ڈال کر بند ڈبی میں سے شاہی مہرہ باہر نکال کر ڈبی کے پاس ہی رکھ دیا۔ شنالی بولی۔

"ہاں ماریا۔ یہی ہے شاہی مہرہ"

ماریا نے مہرہ اٹھا لیا۔ اور شنالی سے کہا۔ کہ چلو ناگ کے پاس چلتے ہیں۔ ناگ اسی طرح بے جان کی حالت میں زمین پر پڑا تھا۔ ماریا نے اسے شاہی مہرہ دکھا کر کہا۔

"ناگ بھیا! اس شاہی مہرے کا پانی پینے سے تم بالکل اچھے ہو جاؤ گے"

پھر اس نے شنالی سے کہا۔

"تم اور سانگ اسی جگہ بیٹھو۔ میں دریا پر جا کر پانی لاتی ہوں"

ماریا تیزی سے اہرام سے نکل کر دریا کی طرف اڑ گئی۔ وہاں کوئی پانی لانے کے برتن نہیں تھا۔ ماریا دریا کے ساتھ دور تک اڑتی چلی گئی۔ ایک جگہ ——— مٹی کا پیالہ اوندھا پڑا دیکھا۔ ماریا نے اسے اٹھا لیا۔ اس میں دریائے نیل کا پانی بھرا اور سیدھی واپس اہرام میں آگئی۔ شاہی مہرے کو اس میں ڈالا اور پیالہ زمین پر رکھ دیا۔ پھر شنالی سے کہا۔

"شنالی! ناگ بھیا کو یہ پانی پلا دو۔ وہ خود نہیں پی سکتا"

ناگ نے منہ کھول دیا اور شنالی تھوڑا تھوڑا پانی ناگ کے منہ میں ڈالنے لگی۔ ناگ نے پانی کے دس گیارہ گھونٹ پئے۔ تو اس کو اپنے جسم میں گرم خون کی رو دوڑتی محسوس ہوئی۔ اس کی توانائی واپس آگئی تھی۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسے ماریا کی خوشبو بھی آنے لگی تھی۔ ماریا کو بھی ناگ کی خوشبو آنے لگی تھی۔ ناگ نے خوشی سے کہا۔

"ماریا! خدا کا شکر ہے کہ میں زندہ حالت میں تم سے دوبارہ مل سکا"

ماریا نے کہا۔

"ناگ بھیا! شکر تو خدا کا مجھے ادا کرنا چاہئے۔ میں ناامید تو نہیں ہوئی تھی مگر تمہارے بارے میں پریشان ضرور تھی"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے شنالی اور سارنگ کی طرف اشارہ کر کے
کہا۔

"یہ کون ہیں؟"

ماریا نے مسکرا کر کہا۔

"یہ شنالی اور سارنگ ہیں۔ دونوں میاں بیوی ہیں
اور ان کی کہانی یہ ہے کہ......"

شنالی اور سارنگ کی ساری داستان ماریا نے ناگ
کو سنا ڈالی۔ ناگ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"شنالی اور سارنگ! کیا تم میرے ڈسنے سے
اپنی پرانی دنیا میں واپس چلے جاؤ گے؟"

شنالی نے کہا۔

"ہاں ناگ بھیا! اگر تم ہمیں چھ دن اور نہ ملتے
اور ہماری موت یقینی تھی۔"

سارنگ نے ناگ کا ہاتھ تھام لیا اور بولا۔

"یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ پہلے ماریا بہن شنالی
کو ملی اور اس نے شنالی کو ہزاروں سال سے بند
مقبرے سے نکالا۔ اور پھر دوسری خوش قسمتی
یہ ہوئی کہ تم ہمیں مل گئے۔ اور تم اچھے بھی ہو گئے
اب خدا کے لیے ہمیں سانپ بن کر ذرا ڈس
دو تاکہ ہم واپس اپنی دنیا میں پہنچ جائیں اور وہاں
قدرتی زندگی بسر کرنے کے بعد قدرتی موت
مریں۔"

ماریا نے کہا۔

"ہاں ناگ بھیا! شنالی اور سارنگ کو ڈس دو۔
کیونکہ اگر دیر ہو گئی۔ تو ہو سکتا ہے ان دونوں
پر کوئی اور آفت نہ ٹوٹ پڑے۔"

ناگ مسکرا کر بولا۔

"تم پہلے انسان ہو جو مجھے ڈسنے پر مجبور کر رہے
ہو۔ میں تمہاری خواہش ضرور پوری کروں گا۔"

یہ کہہ کر ناگ نے سانس اندر کو کھینچا اور جب چھوڑا
تو شنالی اور سارنگ یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ کہ وہاں
ناگ کی جگہ ایک سیاہ سانپ پھن اٹھائے کنڈلی مارے
بیٹھا ان کی طرف اپنی لال آنکھوں سے گھور رہا تھا۔ شنالی
تو ڈر کر سارنگ کے پیچھے ہو گئی۔

"کہیں میں مر نہ جاؤں۔ سانپ کے کاٹے سے؟" وہ
ڈر کر بولی۔

سارنگ بھی کچھ خوف زدہ تھا۔ مگر حوصلہ کر کے بولا۔

"نہیں شنالی! ہمارے بزرگوں کے کہنے کے مطابق

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہمارا علاج دیوتا کے ڈسنے میں ہی ہے۔ ناگ دیوتا کا زہر ہمیں اس وقت کی موت سے بچالے گا۔ اور ہم واپس اپنی دنیا میں چلے جائیں گے جہاں ہم ہنسی خوشی زندگی بسر کریں گے۔"

ماریا کہنے لگی۔

"سُنالی! تم تو خود ناگ دیوتا سے ڈسوانا چاہتی تھیں۔ اب کیوں ڈر رہی ہو؟"

سُنالی نے کہا۔

"قدرتی طور پر سانپ سے ڈر لگتا ہے۔ مگر نہیں۔ میں تیار ہوں۔ ناگ بھیا مجھے ڈس دو۔"

یہ کہہ کر سُنالی نے اپنا بازو آگے کر دیا اور منہ دوسری طرف کر لیا۔ ناگ نے اپنا منہ سُنالی کے بازو پر رکھ کر اسے ڈس دیا۔ سانپ کا زہر سُنالی کے جسم میں داخل ہو گیا۔ اس کے منہ سے "سی" کی ہلکی سی آواز نکل گئی۔ اس نے جلدی سے بازو پیچھے کر لیا۔ ماریا نے سارنگ سے کہا۔

"سارنگ بھیا! اب تم بازو آگے کرو۔"

سارنگ نے بھی اپنا بازو ناگ کی طرف بڑھا دیا۔ ناگ نے اسے بھی ڈس دیا۔ سارنگ نے بازو وہیں رہنے دیا سُنالی اور سارنگ کو اپنے جسم میں گرم لہر دوڑتی محسوس ہوئی۔ ناگ فوراً انسان کی شکل میں آگیا اور بولا۔

"سُنالی اور سارنگ! تمہیں نیند تو نہیں آرہی؟"

سُنالی اور سارنگ نے کہا کہ ہمیں نیند بالکل محسوس نہیں ہو رہی۔ صرف جسم تھوڑا سا گرم ہو گیا ہے۔ ناگ نے مسکرا کر کہا۔

"بس پھر تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ میرے زہر نے تمہیں بچا لیا ہے۔"

ماریا نے پوچھا۔

"سارنگ تم لوگ اپنی دنیا میں واپس کس طرح جاؤ گے؟"

سارنگ اور سُنالی نے ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھ میں دے دیئے۔ یوں لگ رہا تھا۔ جیسے انہیں ماریا اور ناگ کی موجودگی کا بالکل احساس نہیں رہا۔ پھر اہرام کی دیوار ایک جگہ سے شق ہو گئی۔ ناگ اور ماریا اس طرف دیکھنے لگے۔ جہاں دیوار شق ہوئی تھی۔ وہاں دوسری طرف ماریا اور ناگ نے ایک عجیب منظر دیکھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ پانچ ہزار برس پہلے کے مصر کا ایک بازار ہے جس میں لوگ گھوڑوں اور رتھوں پر سوار آجا رہے ہیں۔ عورتیں سروں پر پانی کی صراحیاں اٹھائے قدیم مصری لباس میں ملبوس چل جا رہی ہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گھروں کے آگے سائبان لگے ہیں۔ پانچ ہزار برس پہلے کے بچے بازار میں کھیل رہے ہیں۔ شنالی نے ناگ کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر خوشی کی چمک تھی۔ اس نے کہا۔

"ناگ بھیا! ماریا بہن! ہم تم لوگوں کا احسان ساری زندگی نہیں بھولیں گے۔ یہ ہمارا پانچ ہزار سال پہلے کا شہر بجتیز ہے۔ ہم اسی شہر میں رہتے تھے۔ ہم واپس اپنی دنیا میں جا رہے ہیں۔ خدا تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔"

ماریا نے کہا۔

"شنالی! کیا دوبارہ بھی کبھی تم سے ملاقات ہو گی؟"

شنالی نے کہا۔

"یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ ہاں؟ شاہی مہرہ ملکہ کے تابوت میں واپس رکھ آنا۔ یہ ملکہ کی امانت ہے۔"

اتنا کہہ کر۔ سارنگ اور شنالی دونوں دیوار کے سوراخ میں سے دوسری طرف چھلانگ لگا گئے۔ پھر ناگ اور ماریا نے آگے بڑھ کر دیکھا کہ دونوں بجتیز کے بازار میں خوش ایک دوسرے کے ہاتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چلے جا رہے ہیں۔ ماریا نے انہیں آواز دی۔

"سارنگ اور شنالی! خدا حافظ! ہمیشہ خوش رہو!"

مگر شنالی اور سارنگ نے مڑ کر نہ دیکھا۔ ماریا کی آواز ان تک نہیں پہنچ سکی تھی۔ ناگ نے کہا۔

"وہ تمہاری آواز نہیں سن سکیں گے ماریا!"

اس کے ساتھ ہی ایک ہلکی سی آواز کے ساتھ دیوار آپس میں مل گئی۔ اور سوراخ بند ہو گیا۔ ناگ نے کہا۔

"یہ لوگ اپنی دنیا میں واپس پہنچ گئے ہیں۔ اب یہ شاہی مہرہ ملکہ کے تابوت میں رکھ آؤ اور ملکہ کا شکریہ ادا کرنا۔ میں اسی جگہ بیٹھا ہوں۔"

ماریا نے پیالے میں رکھا ہوا شاہی مہرہ اٹھایا اور ملکہ کے حجرے میں آ گئی۔ اس نے شاہی مہرے کو ملکہ کے تابوت میں سونے کی ڈبی میں بند کر کے رکھا اور کہا۔

"نیک دل ملکہ! تمہارا شکریہ"

ملکہ کی لاش کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ اس کی آنکھیں ذرا سی کھلیں اور خشک آواز بلند ہوئی۔

"تم نے میری کنیز کو واپس اپنی دنیا میں بھیج کر نیک کام کیا ہے۔ مرنے والا اپنے ساتھ کسی کو نہیں لے جاتا۔ صرف اس کے عمل ہی اس کے ساتھ جاتے ہیں۔ اچھے عمل اسے جنت میں اور بُرے عمل اسے دوزخ میں لے جاتے ہیں۔"

ماریا نے کہا۔

"نیک دل ملکہ مصر! تم نے دانائی کی بات کی ہے۔"

ملکہ کی لاش نے خشک آواز میں کہا۔

"میں ابھی تک جنت میں داخل نہیں ہو سکی تھی۔ لیکن ایک بچھڑی ہوئی بیوی کو اس کے خاوند کے ساتھ اس کی دنیا میں واپس پہنچانے کے بعد شاید خدا میرے گناہ بخش دے اور مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اب تم جاؤ۔ اس سے زیادہ میں تم سے گفتگو نہیں کر سکتی۔ خدا حافظ۔"

ملکہ کی لاش کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ ماریا تابوت سے نکل کر سیدھی ناگ کے پاس آئی اور اسے ملکہ کی گفتگو سنائی۔ ناگ بولا۔

"مرنے کے بعد انسان کی آنکھوں کے سامنے سے پردے اٹھ جاتے ہیں۔ اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ حقیقت میں خدا کی ذات پاک ہی تمام زمینوں اور آسمانوں کی مالک ہے۔ اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ ملکہ مصر پر بھی مرنے کے بعد یہ راز کھل گیا کہ اس کے ساتھ جو غلام اور کنیزیں زندہ دفن کر دی گئیں تھیں۔ وہ اس کے ساتھ ایک قدم بھی آگے نہیں چل سکتی تھیں۔ حقیقت میں ملکہ کے اعمال ہی اس کے ساتھ تھے اور انہیں پر ملکہ کی روح کی بخشش کا انحصار تھا۔"

ماریا نے اپنے سینے پر صلیب کا نشان بنایا اور بولی۔

"خداوند ہمارے گناہ معاف کرے۔ انسان کو دنیا میں واقعی نیک کام کرنے چاہئیں۔ بُرائی سے بچنا چاہیے۔ اپنے دل میں کبھی بُرا خیال نہیں لانا چاہیے۔ ہر ایک کے بارے میں اچھا سوچنا چاہیے۔ ماں باپ کی عزت کرنی چاہیے اور خدا اور اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے رسول کی اطاعت کرتے رہنا چاہیئے۔ صرف ایسا کرنے سے ہی انسان کی نجات ہو سکتی ہے۔"

ناگ بولا۔

"چلو ہم بھی واپس شہر چلتے ہیں۔"

ماریا نے کسی قدر چونک کر کہا۔

"ارے ناگ بھیا! میں نے تم سے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ تمہیں قبر میں کس نے دفن کیا تھا؟ تمہارے ساتھ کیا گزری تھی؟"

ناگ نے کہا۔

"یہاں سے باہر نکل کر بتاتا ہوں۔"

وہ دونوں اہرام کی راہداری سے نکل کر باہر آگئے۔ ناگ بولا۔

"تم نے بھی مجھے ابھی تک نہیں بتایا کہ تم میری قبر تک کیسے پہنچیں ماریا؟"

وہ دونوں باتیں کرتے ابوالہول والے قبرستان میں پہنچ گئے۔ ماریا نے اسے سارا واقعہ سنایا کہ کس طرح ایک چوہا قبر میں سے باہر نکلا تو اس کے منہ میں ریشمی رومال کا ٹکڑا تھا۔ جس میں سے ناگ کی ہلکی سی خوشبو آ رہی تھی۔ وہ دونوں باتیں کرتے اس قبر پر آگئے۔ جس کے اندر ناگ کو دفن کیا گیا تھا۔ اور جس کے اوپر کتبے پر لکھا تھا۔

"یہاں فرعون کا باورچی دفن ہے۔"

ناگ ہنس کر بولا۔

"وہ کم بخت یہ کسی دوسری قبر کا کتبہ اکھاڑ کر میری قبر پر لگا گیا ہوگا۔"

ماریا نے پوچھا۔

"وہ کون تھا ناگ؟ کیا تمہیں کسی نے زہر دیا تھا؟ مجھے خدا کے لیے سب کچھ بتاؤ۔"

پھر ناگ نے ماریا کو بتایا کہ کس طرح شاہی مہمان خانے میں سپہ سالار کا خاص ملازم بیٹر کنول کا شربت لے کر اس کے کمرے میں آیا۔ اور پھر اس کے پیچھے کی طرف آکر اس نے ایک زہریلی سوئی اس کی گردن میں چبھو دی۔

"ماریا! وہ کوئی بہت ہی مہلک بہت ہی خطرناک زہر تھا۔ جس نے میرے جسم میں داخل ہوتے ہی مجھے بے حس کر دیا۔ اگر میری جگہ کوئی دوسرا انسان ہوتا تو وہ کبھی زندہ نہ بچتا۔ اس کے بعد وہ میری لاش کو سرنگ میں سے نکال کر یہاں لے آئے۔"

ماریا نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"جب ہی سرنگ میں تمہاری ہلکی ہلکی خوشبو باقی تھی۔ مگر دوسرا کون تھا؟"

ناگ بولا۔

"دوسرا کوئی پیٹر کا ساتھی تھا۔ دونوں اصل میں صلیبی جاسوس ہیں۔ جو صلاح الدین ایوبی کے محل میں مسلمانوں کے نام سے رہ کر جاسوسی کر رہے ہیں۔"

ماریا بولی۔

"ہمیں انہیں اس بھیانک جرم کی سزا دینی چاہیے۔"

ناگ نے کہا۔

"چلو ہم واپس سپہ سالار کے مہمان خانے میں چلتے ہیں۔"

ماریا اور ناگ وہاں سے اُٹھے اور قاہرہ شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ دریائے نیل کو پار کر کے وہ شاہی محل کے سامنے والے باغ میں آ کر رُک گئے۔

یہاں ناگ نے ماریا سے کہا۔

"ہمیں غائب ہو کر شاہی مہمان خانے میں جانا ہو گا۔ تاکہ ہم یہ دیکھ سکیں کہ سپہ سالار کا نوکر پیٹر جو وہاں عبدل کے نام سے مشہور ہے کس سازش میں مصروف ہے۔"

ماریا نے کہا۔ "ایسا ہی ہو گا۔" ناگ سانپ بن گیا۔ ماریا نے اسے اپنی کلائی کے گرد لپیٹ لیا۔ ناگ غائب ہو گیا۔ ماریا ناگ کو ساتھ لے کر شاہی محل کی طرف آ گئی۔ شاہی مہمان خانے کا وہ کمرہ خالی تھا۔ جس میں ناگ کو زہریلی سوئی چبھوئی گئی تھی۔ ماریا نے ناگ سے کہا "یہاں تو کوئی نہیں ہے ناگ۔" ناگ بولا۔ "چلو محل میں چل کر دیکھتے ہیں۔ کہ وہ جاسوس پیٹر کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے؟" ماریا پرواز کر کے سپہ سالار کے محل کی طرف چلی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مُردہ قبر سے باہر

سپہ سالار اپنے کمرے میں تھا۔ پہرے دار چاروں طرف کھڑے تھے۔ لگتا تھا کہ سپہ سالار آنے ہی والا ہے۔

ناگ نے ماریا کو سرگوشی میں کہا۔

" ماریا! محل کے باغ میں چلو۔"

ماریا ایک سیکنڈ میں اُڑان بھر کر محل کے باغ میں آ گئی۔

ناگ نے کہا۔

" میں انسانی شکل میں سپہ سالار کے پاس جاؤں گا۔ تم میرے ساتھ رہنا۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس کا ملازم اور دشمن کا جاسوس پیٹر عرف عبدل مجھے دیکھ کر کیا رد عمل ظاہر کرتا ہے۔"

ماریا نے سوچ کر کہا۔

" کیا ایسا کرنا ٹھیک رہے گا؟"

ناگ بولا۔

" میں سمجھتا ہوں کہ ہم میں سے ایک کو ظاہر ہو کر سپہ سالار کے ساتھ رہنا چاہیے۔ اور میں ہی ظاہر حالت میں وہاں رہ سکتا ہوں۔ تم غیبی حالت میں میرے ساتھ ہی ہو گی۔"

ماریا نے کہا۔

" جیسے تمہاری مرضی۔"

اس نے ناگ کو کلائی میں سے اتار کر زمین پر رکھ دیا۔ ناگ نے پھنکار ماری اور انسانی شکل میں آ گیا۔ پھر وہ سپہ سالار کے محل کی طرف چل پڑا۔ ماریا اس کے ساتھ ساتھ تھی۔ ناگ کو ماریا کی خوشبو آ رہی تھی۔ اس وقت سپہ سالار محل میں آ چکا تھا۔ اس نے ناگ دیکھا تو لپک کر اس کی طرف بڑھا اور بولا۔

" ہمارے معزز مہمان ناگ! تم کہاں چلے گئے تھے۔ ملکہ عالیہ بھی کئی بار تمہارے بارے میں پوچھ چکی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تم نے رچرڈ کے محل سے ملکہ جلالہ اور ان کے بچوں کو نکال کر بہت بڑا کام کیا ہے۔ بتاؤ تم کہاں تھے؟"

ناگ نے مسکرا کر کہا۔

" میں دریا کی سیر کو نکل گیا تھا۔ آگے جا کر صحرا میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

راستہ بھول گیا۔ بڑی مشکل سے واپس آیا ہوں۔"

سپہ سالار بولا۔

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ تم صحرا سے زندہ واپس آ گئے۔ اب تم کہیں مت جانا۔ سلطان ایوبی شام سے واپس مصر آنے والے ہیں۔ وہ تم سے مل کر بہت خوش ہوں گے۔ چلو پہلے ملکہ عالیہ ملکہ جلالہ سے مل لو۔ وہ کئی بار تمہارا پوچھ چکی ہیں۔"

سپہ سالار نے ناگ کو ساتھ لیا اور ملکہ جلالہ کے شاہی میں آ گیا۔ ملکہ نے ناگ کو دیکھا تو بہت خوش ہوئیں۔ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا۔

"بہادر محترم ناگ! تم کہاں چلے گئے تھے۔ خیریت سے تو تھے نا؟"

ناگ نے وہی صحرا میں بھول جانے والی کہانی وہاں دہرا دی۔ ملکہ جلالہ نے کہا۔

"ابھی تم شاہی مہمان خانے میں ہی ٹھہرو۔ سلطان ایوبی دو ایک روز میں مصر آنے والے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ تم ان سے ضرور ملو۔"

ناگ بولا۔

"اسلام کے اس بہادر مجاہد سے مل کر کس کو خوشی نہیں ہو گی۔ بلکہ میں تو اسے اپنی خوش قسمتی سمجھوں گا۔"

ملکہ جلالہ نے سپہ سالار سے کہا۔

"محترم سپہ سالار! ہمارے معزز مہمان کو عزت اور احترام سے رکھیے گا۔"

سپہ سالار نے تعظیم بجا لاتے ہوئے کہا۔

"مہمان کی عزت ہمارا فرض ہے ملکہ صاحبہ۔"

اور ناگ کو ساتھ لے کر شاہی مہمان خانے کی طرف چل پڑا۔ ماریا ان کے اوپر فضا میں پرواز کر رہی تھی۔ جب ناگ اپنے شاہی مہمان خانے والے کمرے کے پاس پہنچا تو سامنے سے سپہ سالار کا خاص نوکر پیٹر آتا دکھائی دیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چاندی کا تھال تھا۔ جس میں مشروب کے پیالے رکھے تھے۔ ان میں پھلوں کا رس بھرا ہوا تھا۔ جونہی پیٹر کی نگاہ ناگ پر پڑی اس کے ہاتھ سے تھال نیچے گر پڑا۔ وہ دم بخود ہو کر رہ گیا۔ سپہ سالار نے اس کی طرف دیکھا اور ڈانٹ کر کہا۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں عبدل؟ تم اپنے ہوش میں ہو کر نہیں؟"

عبدل یعنی پیٹر نے ادب سے سر جھکا دیا اور بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"غلطی ہو گئی حضور! معاف کر دیجئے گا۔"

ناگ نے مسکرا کر کہا۔

"شاید آپ کا خادم خاص کسی کو دیکھ کر ڈر گیا ہے۔ میرا مطلب ہے کسی مُردہ آدمی کے بھوت کو دیکھ کر۔ کیوں جبل؟"

جبل کا رنگ اُڑ چکا تھا۔ وہ تو ڈیوس کے ساتھ ناگ کو اپنے ہاتھوں قبر میں دفن کر کے آیا تھا۔ پھر یہ شخص زندہ سلامت قبر سے کیسے باہر نکل آیا۔ اس نے بوکھلاہٹ میں کہا۔

"ایسی بات تو نہیں ہے حضورِ والا — میرا پاؤں پھسل گیا تھا۔"

اور وہ جھک کر چاندی کے پیالے اکٹھے کرنے لگا۔

سپہ سالار نے ناگ سے کہا۔

"برادرِ محترم ناگ! آپ کے واپس آنے سے ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ آرام کیجئے۔ انشاءاللہ دو ایک روز میں سلطان معظم قاہرہ پہنچنے والے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں دربار میں ان کے حضور پیش کروں تاکہ تم انہیں یروشلم میں رچرڈ کی فوجوں کے بارے میں کچھ بتا سکو۔ کیونکہ تم انہیں دیکھ کر آ رہے ہو۔"

ناگ نے کہا۔

"مجھے سلطان صلاح الدین ایوبی سے مل کر بہت خوشی ہو گی جناب۔ میں اس روز کا انتظار کروں گا۔"

سپہ سالار نے مسکرا کر کہا۔

"لیکن اب تم کہیں پھر کسی طرف نہ نکل جانا۔ شاہی مہمان خانے میں ہی رہنا۔"

ناگ بولا۔

"اب میں کہیں نہیں جاؤں گا۔"

سپہ سالار سے رخصت لے کر ناگ واپس اپنے مہمان خانے کی طرف چل پڑا۔ ماریا اس کے ساتھ تھی۔ ناگ نے کہا۔

"پیٹر مجھے دیکھ کر کس قدر دہشت زدہ ہو گیا تھا۔"

ماریا بولی۔

"جب ایک آدمی اس شخص کو زندہ دیکھ لے جس کو اس نے اپنے ہاتھوں قبر میں دفن کیا ہو تو اسے تو دہشت زدہ ہونا ہی ہے۔ مگر ناگ!

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تمہیں اس سے بچ کر رہنا ہوگا۔ وہ اپنے ساتھی
جاسوس کے ساتھ مل کر تم پر دوبارہ حملہ بھی
کرے گا۔"
ناگ نے فکرمند ہو کر کہا۔
"مجھے خطرہ ہے کہ کہیں یہ دونوں جاسوس پیٹر
اور ڈیوس سلطان معظم کی وجہ سے حکمت علی کو نقصان
نہ پہنچا دیں۔ ڈیوس مجھے پیٹر سے زیادہ خطرناک
لگتا ہے۔"
ماریا نے کہا۔
"مگر ڈیوس تو شاہی محل سے باہر ہے اور قاہرہ
کے بازار میں کاروبار کرتا ہے۔"
ناگ بولا۔
"ایسے لوگ اس لیے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں
کہ ان کا واسطہ عام لوگوں سے ہوتا ہے اور وہ
بڑی آسانی سے کوئی نہ کوئی افواہ پھیلا کر سلطان
کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ کیونکہ کسی وبا کی افواہ
وبا سے زیادہ ہلاکت خیز ہوتی ہے۔"
ماریا کہنے لگی۔
"تو پھر اس کا ایک ہی علاج ہے کہ ہم ان دونوں

ملک دشمن جاسوسوں کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیں۔
یہ ہمارا قومی فرض بھی ہے۔"
ناگ نے کہا۔
"نہیں۔ میں چاہتا تھا کہ ان کا پیچھا کر کے ان
کے باقی ساتھیوں کا بھی کھوج لگایا جائے کیونکہ بہت
ممکن ہے کہ ان دونوں کے علاوہ دوسرے جاسوس
بھی محل میں کام کر رہے ہوں اور ان کا ان
جاسوسوں سے رابطہ ہو۔"
ماریا اور ناگ اسی طرح باتیں کرتے اپنے کمرے میں
آ گئے۔ وہ جانتا تھا کہ جاسوس پیٹر اب اکیلا ناگ کے کمرے
میں کبھی نہیں آئے گا۔ ناگ کو خود اس کا تعاقب اور
اس کی نگرانی کرنی ہو گی تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ اس کے رابطے
کہاں کہاں اور دربار میں کس کس کے ساتھ ہیں۔ ناگ نے
ماریا کی ڈیوٹی اس کام پر لگا دی۔ ماریا نے ناگ سے کہا
"میں پیٹر کی نگرانی کے لیے جاتی ہوں۔ تم اپنی حفاظت
کرنا۔" یہ کہہ کر ماریا سپہ سالار کے محل کی طرف اڑ گئی۔
کیونکہ جاسوس پیٹر وہیں کام کرتا تھا۔
اس نے دیکھا کہ جاسوس پیٹر شام کے لیے اپنی نگرانی
میں کمروں کی صفائی کروا رہا ہے۔ مگر صاف لگ رہا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ وہ بے چین ہے۔ اور پریشان بھی ہے۔ وہ بار بار کھڑکی
میں سے باہر دیکھ لیتا تھا۔ جب تخت پر مسند لگا دی
گئی۔ تو پیٹر نے ایک کنیز سے کہا۔

"میں اپنی بہن سے ملنے شہر جا رہا ہوں۔ وہ
کچھ بیمار ہے۔ جلدی واپس آجاؤں گا۔ تم پیچھے
خیال رکھنا۔"

اور پیٹر جاسوس شاہی محل سے نکل کر گھوڑے پر
بیٹھا اور قاہرہ شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ محل سے نکلتے ہی
اس نے گھوڑے کی رفتار تیز کر دی۔ ماریا اس کے سر
کے اوپر ساتھ ساتھ اُڑی جا رہی تھی۔ ماریا کو اچھی طرح معلوم
تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ جاسوس پیٹر شہر کے گنجان بازار میں
داخل ہو گیا۔ گھوڑے کو اس نے ایک جگہ پہرے دار کے
حوالے کیا۔ اور خود لمبے لمبے قدم اُٹھاتا اپنے ساتھی جاسوس
ڈیوس کی دکان میں آگیا۔ ڈیوس اس وقت گاہکوں کو قالین
دکھا رہا تھا۔ پیٹر کو دیکھ کر اس نے آنکھ سے اندر چل کر
بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ پیٹر کوٹھڑی میں آ کر گاؤ تکیہ گود میں
لے کر بیٹھ گیا۔ وہ ڈیوس سے بات کرنے کو بے چین تھا۔
ماریا بھی وہاں آگئی تھی۔ تھوڑی ہی دیر بعد ڈیوس اندر
آیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس نے
دروازہ بند کرتے ہوئے پوچھا۔

"پیٹر! کیا بات ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم پریشان
ہو؟"

پیٹر نے ڈیوس کے چہرے پر اپنی نظریں جما دیں اور بولا۔

"وہ زندہ ہے۔"

"کون زندہ ہے؟" ڈیوس نے پوچھا۔ پیٹر بولا۔

"وہ ناگ زندہ ہے جس کو میں نے زہریلی سوئی
سے ہلاک کیا تھا، اور جس کو ہم دونوں نے خود
قبر میں اُتارا تھا۔"

ڈیوس کے تو ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔ ہکا بکا ہو
کر پیٹر کا منہ تکنے لگا۔

"یہ —— یہ کیسے ممکن ہے پیٹر؟ مُردہ کیسے زندہ
ہو سکتا ہے؟"

پیٹر نے کہا۔

"ایسا ہو گیا ہے ڈیوس۔ مردہ زندہ ہو گیا
ہے اور ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے خود
اسے شاہی مہمان خانے میں آتے دیکھا ہے۔ وہ
اب بھی شاہی مہمان خانے میں ہی ہے۔"

ڈیوس ہاتھ ملتے ہوئے بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ تو بہت بری بات ہوئی۔ ضرور اس آدمی کے پاس کوئی جادو ہے۔ جس کی مدد سے وہ قبر سے زندہ نکل آیا ہے۔ اور اس پر زہر نے پورا اثر نہیں کیا"

پیٹر نے کہا۔

"اب کیا ہوگا۔ اب تو میری زندگی بھی وہاں خطرے میں ہے کیونکہ ناگ نے دیکھ لیا تھا کہ میں اسے پیچھے سے کوئی سوئی چبھو رہا ہوں"

ڈیوس نے پوچھا۔

"کیا اس نے تم سے کوئی بات کی؟ یا اس نے سپہ سالار سے تمہارے بارے میں کچھ کہا ہے؟"

پیٹر نے کہا۔

"ابھی تک تو معلوم ہوتا ہے اس نے سپہ سالار سے کوئی بات نہیں کی۔ مجھ سے بھی اس نے کوئی سوال نہیں کیا۔ مگر ہو سکتا ہے وہ سپہ سالار کو میرے بارے میں بتا دے کہ میں نے اس کی گردن میں زہریلی سوئی چبھوئی تھی"

ڈیوس بولا۔

"اگر ناگ نے ابھی تک سپہ سالار کو کچھ نہیں بتایا اور تم سے بھی پوچھ گچھ نہیں کی تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ابھی اس راز کو راز ہی رکھنا چاہتا ہے۔ اور پھر پیٹر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ جب تم نے اسے پیچھے جا کر گردن میں زہریلی سوئی چبھوئی تھی تو اس نے تمہیں بالکل نہ دیکھا ہو"

پیٹر کہنے لگا۔

"مگر اس نے عین وقت پر پلٹ کر میری طرف دیکھا تھا ڈیوس!"

ڈیوس سر کو ایک طرف جھکاتے ہوئے بولا۔

"مگر اس وقت تم زہریلی سوئی ناگ کی گردن میں چبھو چکے تھے۔ بہت ممکن ہے کہ اس وقت زہر کے ابتدائی اثر سے اس کی آنکھوں کی بینائی ساکت ہو گئی ہو اور اس نے تمہیں نہ دیکھا ہو"

پیٹر نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہو بھی سکتا ہے۔ نہیں بھی ہو سکتا"

ڈیوس نے پیٹر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"میرے دوست! بے فکر رہو۔ ناگ نے تمہیں بالکل نہیں دیکھا۔ اگر اس نے تمہیں دیکھا ہوتا تو یقین کرو کہ وہ آتے ہی سپہ سالار سے کہہ کر تمہیں فوراً

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گرفتار کروا دیتا۔ لیکن چونکہ ایسا ابھی تک نہیں ہوا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ناگ نے تمہیں نہیں دیکھا تھا"

پیٹر بولا۔

"اچھا چلو میں ایسے ہی سوچ لیتا ہوں۔ مگر سوال یہ ہے کہ اب کیا ہو گا۔ سلطان ایوبی کل نہیں تو پرسوں قاہرہ پہنچ جائے گا۔ اور پھر ناگ اسے یروشلم میں عیسائی فوجوں کی نقل و حرکت کے بارے میں پوری تفصیل ... بتا دے گا۔ یہ بات رچرڈ کی فوجوں کے لیے تباہی کا باعث بن سکتی ہے"

ڈیوس نے کہا۔

"تو پھر اس کا ایک ہی علاج ہے"

ڈیوس اپنی جگہ سے اٹھا۔ الماری میں سے ایک خنجر نکال کر پیٹر کی طرف بڑھایا اور بولا۔

"اور وہ علاج یہ ہے کہ آج رات ہی کو موقع پا کر ناگ کو اس خنجر سے ہلاک کر دو۔ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری"

پیٹر نے خنجر لے کر اپنی قمیض کے اندر چھپا لیا اور بولا۔

"اچھا اب میں جاتا ہوں۔ میں آج رات جس طرح بھی ہوا ناگ کو قتل کر دوں گا۔ کل تم یہ خوش خبری سن لو گے کہ ہمارا دشمن ناگ ہمارے درمیان نہیں رہا"

"شاباش! مگر یہ کام بڑی ہوشیاری سے کرنے والا ہے"

پیٹر بولا۔

"میں پوری طرح ہوشیار ہوں۔ تم فکر نہ کرو"

ماریا ان دونوں کے پاس ہی کھڑی تھی۔ اس نے ساری باتیں سن لی تھیں۔ پیٹر قمیض کے اندر خنجر چھپائے گھوڑے پر سوار ہو کر محل کی طرف روانہ ہوا۔ تو ماریا نے بھی اڑان بھری اور اس سے پہلے ناگ کے پاس شاہی مہمان خانے پہنچ گئی۔ ناگ کھڑکی کے پاس کھڑا باہر شام کے وقت محل کے باغ میں روشن فانوس دیکھ رہا تھا کہ اسے ماریا کی تیز خوشبو محسوس ہوئی۔ اس نے پلٹ کر کہا۔

"ماریا! تم ہو کیا؟"

"ہاں" ماریا بولی "میں آ گئی ہوں" اور پھر ماریا نے ناگ کو جاسوس ڈیوس اور پیٹر کی دوسری ہولناک سازش کی ساری تفصیل بیان کر دی۔ ناگ مسکرایا۔

"ٹھیک ہے میں پیٹر پر یہی ظاہر کروں گا کہ میں نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے بالکل نہیں دیکھا تھا۔ اس طرح سے ہمیں اس کی نقل و حرکت مکمل کر دیکھنے کا موقع مل جائے گا۔

ماریا نے کہا۔

”لیکن وہ کم بخت جزیرے پر آیا ہے اور آج رات تم پر حملہ کرنے والا ہے۔“

ناگ نے ہنس کر کہا۔

”تو کیا تم سمجھتی ہو کہ وہ اپنے ناپاک ارادے میں کامیاب ہو جائے گا؟“

ماریا بولی۔

”لیکن مجھے تمہاری پوری حفاظت کرنی ہوگی۔“

ناگ کرسی پر نیم دراز ہو گیا اور کہنے لگا۔

”کیا خیال ہے پیٹر کو آج رات غائب نہ کر دیں؟“

ماریا نے پوچھا۔

”وہ غائب کرنے سے کیا ہوگا؟ اسے ختم کر دینا چاہیے۔ ناگ! وہ ہمارا دشمن ہے۔ کسی بھی وقت تمہیں چھپ کر نقصان پہنچا سکتا ہے۔“

ناگ نے کہا۔

”اسے مارنے سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا ماریا خوامخواہ کسی کی جان لینے سے کیا ہوگا۔ وہ اپنے ملک کے لیے جاسوسی کر رہا ہے۔ اور یہ کوئی جرم نہیں ہے۔ یہ تو ہر محب وطن کا فرض ہے۔ میں اسے بے ہوش کر کے کسی خفیہ جگہ ڈال دوں گا۔ میں اس کے جسم میں اتنا زہر داخل کر دوں گا کہ وہ ہوش میں بھی نہیں آئے گا اور مرے گا بھی نہیں۔ میرا خاص زہر اس کے جسم کو خوراک مہیا کرتا رہے گا۔“

ماریا بولی۔

”جیسے تمہاری مرضی۔ مگر دوسرے جاسوس ڈیوس کا کیا کرو گے۔ پیٹر کی گمشدگی کے بعد وہ حرکت میں آ جائے گا۔“

ناگ نے کہا۔

”اگر ایسی بات ہوئی تو پھر اس کو بھی اسی طرح غائب کر دیں گے۔ یہاں تک کہ سلطان کی فوجیں یروشلم پر حملہ کر دیں گی۔“

ناگ اور ماریا میں یہی بات طے پا گئی۔ اب وہ رات کا انتظار کرنے لگے۔ ناگ کچھ دیر باغ میں ٹہلتا رہا۔ رات کو پیٹر ہی ناگ کے لیے کھانا لے کر آیا۔ پیٹر یہ تسلی کرنا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چاہتا تھا کہ کیا ناگ نے زہریلی سوئی چبھوتے وقت اسے دیکھا ہے کہ نہیں۔ اس کے دل میں شک ضرور تھا۔ وہ اندر سے ڈرتے ڈرتے ناگ کے کمرے میں داخل ہوا۔ ناگ نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"عبدل! تم ٹھیک وقت پر آئے۔ مجھے بڑی بھوک لگ رہی تھی۔"

پیٹر کو یقین ہوگیا کہ ناگ نے اسے جرم کرتے نہیں دیکھا۔ کہنے لگا۔

"حضور! آپ کہاں چلے گئے تھے۔ میں تو بہت ہی پریشان تھا۔ سنا ہے کہ آپ صحرا میں راستہ بھول گئے تھے؟"

ناگ بولا۔

"ہاں عبدل! میں اجنبی ہوں نا یہاں۔ صحرا میں سیر کرتے کرتے دور نکل گیا۔ اور پھر راستہ بھول گیا۔ فکر نہ کرو۔ اب میں کہیں نہیں جاؤں گا۔"

پیٹر نے ناگ کے سامنے کھانا لگا دیا اور چاندی کے گلاس میں پھلوں کا رس ڈالنے لگا۔ مگر وہ دل میں یہ سوچ کر حیران ہو رہا تھا کہ یہ شخص بند قبر میں سے کیسے نکل آیا۔

دوسری طرف ڈیوس پیٹر کے جانے کے بعد سیدھا پرانے قبرستان میں پہنچا۔ وہاں جاکر ناگ کی قبر دیکھی تو وہ بالکل ویسی کی ویسی ہی تھی۔ ڈیوس اور زیادہ پریشان ہوگیا۔ اسے پکا یقین ہوگیا کہ ناگ کے پاس ضرور کوئی جادو ہے۔ جس کی مدد سے وہ زندہ قبر سے باہر آگیا ہے۔ ڈیوس نے محتاط رہنے کا فیصلہ کرلیا۔ مگر اسے اطمینان تھا کہ ناگ کے پاس چاہے جادو ہو مگر پیٹر اسے آج رات ضرور قتل کر دے گا۔

پیٹر عرف عبدل کھانا لگا کر سلام کر کے چلا گیا۔ ناگ اسے جاتے دیکھتا رہا۔

ماریا وہاں موجود تھی۔ کہنے لگی۔

"پیٹر کو یقین ہو گیا ہے کہ تمہیں اس پر کسی قسم کا شک نہیں ہے۔"

ناگ نے مسکرا کر کہا۔

"میں بھی یہی چاہتا تھا۔"

پھر وہ دونوں عنبر کیٹی اور تھیو سانگ کی باتیں کرنے لگے۔ ناگ نے کہا۔

"ماریا! میں چاہتا ہوں کہ جیسے بھی ہو ہم کسی طرح واپس کیٹی عنبر اور تھیو سانگ کے پاس پہنچ جائیں۔"

ماریا کہنے لگی۔

"اب تو کوئی حادثہ ہی ہمیں واپس پرانے زمانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں کوئی تھیو سانگ عنبر کے پاس لے جا سکتا ہے؟
میرا دل کہتا ہے کہ ہم بہت جلد اپنے دوستوں کے پاس پہنچ جائیں گے۔"

ناگ محض دکھاوے کے لیے کھانا کھا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد پیٹر دو ملازموں کے ساتھ برتن اٹھوانے آگیا۔ وہ ہنس ہنس کر ناگ سے باتیں کرنے لگا۔ پھر دوسرے روز آنے کا کہہ کر چلا گیا۔ ماریا کہنے لگی۔

"یہ بدبخت آج رات مجھے قتل کرنے آئے گا اسے کچھ معلوم نہیں کہ قدرت نے اس کی قسمت میں کیا لکھا ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"دوسروں کے لیے گڑھا کھودنے والے خود بھی ضرور کنوئیں میں گرتے ہیں۔ اب تم بھی اسی کمرے میں رہنا۔ میرا خیال ہے کہ جاسوس پیٹر آدھی رات گزرنے کے بعد آئے گا۔ اور وہ خفیہ سرنگ والے دروازے میں ہی سے آئے گا۔"

ناگ اور ماریا نے پلنگ کے پیچھے پردے کو اٹھا کر خفیہ دروازے کو دیکھا۔ دروازہ کھلا تھا۔ پیٹر اس کی کنڈی کسی وقت کھول گیا تھا۔

ناگ بولا۔

"وہ اسی راستے سے آئے گا اور میں اسی جگہ اپنے قاتل کا استقبال کروں گا۔"

ناگ اور ماریا کھڑکی کے پاس بیٹھے عنبر، کیٹی اور تھیو سانگ کے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ انہیں حضرت دانیال کی بھی بہت یاد آئی۔ ماریا کہنے لگی۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں خدا کے برگزیدہ پیغمبر کے زمانے سے نکل کر اس زمانے میں آگئی ہوں۔ وہ زمانہ کتنا خوب صورت تھا۔"

ناگ نے کہا۔

"ہم سے زیادہ کون اس حقیقت سے باخبر ہوگا۔ کہ کوئی بھی زمانہ مجموعی طور پر برا نہیں ہوتا۔ ہر زمانے میں اچھی باتیں بھی ہوتی ہیں۔ اب اس زمانے میں بھی سلطان صلاح الدین ایوبی ایسے بہادر اور انصاف پسند مسلمان جرنیل موجود ہیں۔ دوسری طرف رچرڈ ایسا بہادر جرنیل بھی اسی زمانے میں ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"ہاں یہ تو تم ٹھیک کہتے ہو ناگ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یونہی باتیں کرتے کرتے رات گہری ہو گئی۔ ماریا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تمہیں شمع بجھا دینی چاہیئے۔"

ناگ نے شمع گل کر دی۔ کمرے میں اندھیرا چھا گیا۔ باغ میں جو فانوس روشن تھے۔ ان کی ہلکی ہلکی روشنی کمرے میں آ رہی تھی۔ ناگ نے کھڑکی کا پردہ آگے کر دیا۔ روشنی کم ہو گئی۔ ناگ نے کہا:

"اب میرے بستر پر سرہانے اور تکیے جوڑ کر ان پر چادر اس طرح ڈال دو کہ ایسا لگے جیسے اندر کوئی سو رہا ہے۔"

ماریا نے فوراً ایسا ہی کر دیا۔ اب پلنگ کو دیکھنے سے یوں لگتا تھا۔ جیسے پلنگ پر کوئی چادر اوڑھے سو رہا ہے۔ ناگ نے کہا۔

"اب میں سامنے والے کونے میں اپنے قاتل کا انتظار کروں گا۔ مگر ابھی جاسوس پیٹر سرنگ میں داخل نہیں ہوا ہو گا۔"

ماریا نے کہا۔

"میں ابھی سرنگ میں جا کر معلوم کرتی ہوں۔"

اور ماریا تیزی سے خفیہ دروازے سے نکل کر سرنگ میں آ گئی۔ وہ تیز رفتاری سے سرنگ کے دوسرے دروازے سے باہر کھلے میدان میں نکل آئی۔ آسمان پر تارے کھلے ہوئے تھے۔ رات تاریک تھی۔ قلعہ اور شاہی محل کی فصیل اور برجوں میں فانوس روشن تھے۔ اچانک ماریا کو دور سے جیسے ایک سایہ آگے بڑھتا نظر آیا۔ وہ لپک کر اس طرف گئی۔ یہ جاسوس پیٹر تھا۔ جو سیاہ لبادے سے منہ سر ڈھانپے گھوڑے پر سوار شاہی مہمان خانے کے خفیہ دروازے کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔ ماریا پلٹ گئی۔ اور سرنگ میں پرواز کرتی ناگ کے پاس آ کر بولی۔

"تمہارا قاتل آ رہا ہے۔ نصیب دشمنان۔"

ناگ مسکرایا۔ کہنے لگا۔

"تم ایک طرف ہو کر بیٹھ جاؤ۔"

اس کے ساتھ ہی ناگ نے سانس اندر کو کھینچ کر چھوٹا تو وہ ایک چھوٹا سیاہ سانپ کی شکل اختیار کر گیا۔ یہ سانپ قالین کے فرش پر رینگتا ہوا پلنگ کی پائنتی کی طرف نیچے چھپ گیا۔ تھوڑی دیر گزری ہو گی کہ خفیہ دروازے کا پٹ بہت ہی آہستہ سے کھلا۔ ناگ اور ماریا کی نظریں، اندھیرے میں غور سے دیکھنے لگیں۔ پھر پردہ ہٹا اور اس کے پیچھے سے سیاہ لبادے میں چھپا ہوا ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آدمی آہستہ سے نکل کر پھونک پھونک کر قدم رکھتا پلنگ کے درمیان میں آگیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں خنجر چمکا۔ بازو بلند ہوا اور اس نے پوری طاقت سے خنجر چادر کے نیچے ابھرے ہوئے سرہانوں میں بھونک دیا۔ اس کا خیال تھا کہ اندر ناگ سویا ہوگا۔ مگر جب دیکھا وہاں سرہانے رکھے ہوئے ہیں تو پیٹر گھبرا کر پیچھے ہٹا۔

اتنی دیر میں ناگ نے اس کے ٹخنے پر ڈس دیا تھا۔ ناگ کا زہر کئی قسم کے اثرات رکھتا تھا۔ یہ زہر ایسا تھا کہ اس کے اثر سے پیٹر کا جسم سُن ہو گیا۔ آنکھیں بند ہو گئیں۔ ہلنے جلنے دیکھنے سننے کی صلاحیت ختم ہو گئی۔ مگر جسم زندہ رہا اور اسی زہر سے خوراک حاصل کرنے لگا۔ جس کو ناگ نے سانپ کی شکل میں پیٹر کے جسم میں داخل کیا تھا۔ وہ دھڑام سے قالین پر جا گرا پڑا۔ خنجر اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر پرے جا پڑا۔ ناگ فوراً انسانی شکل میں آیا۔ اور بولا۔

"ماریا! اب اسے اٹھا کر اسی قبر میں لے چلو جہاں اس نے ڈوبی کے ساتھ مل کر مجھے دفن کیا تھا۔"

ماریا نے بے ہوش پیٹر کو اٹھا کر کندھے پر ڈالا تو وہ غائب ہو گیا۔ ماریا جس چیز کو اٹھاتی تھی یعنی جس چیز کو ماریا کے ہاتھ میں آنے کے بعد زمین سے تعلق ختم ہو جاتا تھا وہ نہ صرف یہ کہ ماریا کے ساتھ ہی غائب ہو جاتی تھی بلکہ اس کا وزن بھی نہ ہونے کے برابر رہ جاتا تھا۔ ماریا نے کہا۔

"میں سرنگ میں سے گزرنے لگی ہوں۔"

ناگ بولا۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

دونوں سرنگ سے باہر آگئے۔ وہاں ایک طرف جاسوس پیٹر کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ ناگ اور ماریا کو گھوڑے کی ضرورت نہیں تھی۔ ناگ جھٹ سے عقاب کی شکل اختیار کی اور ماریا کے ساتھ فضا میں پرواز کرنے لگا۔ ان کا رخ صحرائے مصر میں ابوالہول کے عقبی پرانے قبرستان کی طرف تھا۔ وہاں قبرستان اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ مگر ناگ نے اپنی قبر کو پہچان لیا۔ پھر اس نے قبر کے سرہانے پہنچ کر ماریا سے کہا۔

"اس آدمی کو قبر کے اندر لٹا دو۔"

ماریا کے لیے یہ کام کچھ مشکل نہیں تھا۔ اس نے جاسوس پیٹر کو دونوں ہاتھوں پر اٹھایا اور ایک غوطہ لگا کر اس طرح قبر میں داخل ہو گئی۔ جس طرح آواز کی لہریں دیوار کے اندر سے گزر جاتی ہے۔ ماریا نے قبر میں جاسوس پیٹر کے بے حس و حرکت جسم کو لٹا دیا۔ اور قبر سے باہر آگئی۔ اس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پوچھا۔

"کیا یہ قبر میں زندہ رہے گا ناگ؟"

ناگ نے کہا۔

"کیوں نہیں۔ میرے زہر میں ہوا بھی ہے اور وہ تمام کیمیاوی اجزاء ہیں جو ایک آدمی کو کم از کم پانچ سال تک زندہ رکھنے کے لیے کافی ہیں۔ یہی وہ زہر ہوتا ہے جس کی مدد سے سانپ اپنے بل میں گھس کر ساری سردیاں گزار دیتا ہے۔ آؤ اب واپس چلتے ہیں۔"

شاہی مہمان خانے میں آکر ناگ نے بستر کو درست کیا جاسوس پیٹر کا خنجر اٹھایا اور بولا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ خنجر ہمیں جاسوس پیٹر کی قبر کے اوپر گاڑ آنا چاہیے۔ تاکہ اگر دوسرے جاسوس ڈیوس کا ادھر سے گزر ہو تو یہ خنجر اسے حیرت میں گم کر دے۔"

ماریا کہنے لگی۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ قبر کھود ڈالے۔"

ناگ نے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ اس سے تو معاملہ اور زیادہ پُراسرار ہو جائے گا۔ اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ ڈیوس چکر اور بھول بھلیوں میں الجھ جائے۔ وہ پہلے ہی میرے قبر سے زندہ نکل آنے پر حیران ہے۔"

ماریا ہنس کر بولی۔

"اچھا تم یہیں ٹھہرو۔ میں یہ خنجر پیٹر جاسوس کی قبر پہ گاڑ آتی ہوں۔"

ماریا برق رفتاری سے خنجر لے کر سُرنگ میں سے ہوتی ہوئی ابوالہول کے قبرستان پہنچ گئی۔ وہاں خنجر کو اس نے جاسوس پیٹر کی قبر کے اوپر آدھے سے زیادہ گاڑھ دیا اور واپس آگئی۔ ناگ جاگ رہا تھا۔ دونوں کھڑکی کے پاس بیٹھ کر گفتگو کرنے لگے۔ وہ صبح ہونے کا انتظار کر رہے تھے تاکہ یہ معلوم کیا جائے کہ دوسرے جاسوس ڈیوس پر اس کا رد عمل کیا ہوگا۔ کیونکہ دوسرے دن ناگ انسانی حالت میں ڈیوس کے سامنے جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سیاہ پوش نادیا

دوسرے دن عبدل یعنی جاسوس پیٹر کی گمشدگی کی خبر محل میں سب کو ہو گئی۔ وہ سپہ سالار کا خاص ملازم اور صبح کو وہی اپنی نگرانی میں ناشتہ وغیرہ دیتا تھا۔ جب وقت پر وہ نہ آیا تو سپہ سالار نے دریافت کیا کہ عبدل کہاں ہے؟ نوکروں اور کنیزوں نے بتایا کہ اس کا کمرہ خالی ہے اور وہ محل میں کہیں بھی نہیں ہے۔ اسی وقت عبدل یعنی جاسوس پیٹر کی تلاش شروع ہو گئی دوسرا جاسوس ڈیوس اس انتظار میں تھا کہ ابھی شاہی مہمان خانے سے ناگ کے قتل کی خبر آئے گی مگر بہت جلد اسے بھی معلوم ہو گیا کہ سپہ سالار کا ملازم خاص عبدل غائب ہے۔ وہ پریشان ہو گیا۔ مگر وہ اس خیال سے شاہی محل کی طرف رجوع نہیں کرنا چاہتا تھا کہ کسی کو خواہ مخواہ اس پر شک نہ پڑ جائے۔ وہ بازار والی اپنی دکان پر ہی رہا مگر اس کی بے چینی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

اتنے میں ماریا بھی وہاں پہنچ گئی۔ ناگ شاہی مہمان خانے میں ہی تھا۔ ماریا نے جاسوس ڈیوس کو پریشانی کے عالم میں اِدھر اُدھر ٹہلتے دیکھا تو سمجھ گئی کہ وہ کیوں پریشان ہے۔ ماریا یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ ان لوگوں کا کوئی تیسرا جاسوس ساتھی بھی ہے کہ نہیں۔ ماریا کا یہ شبہ صحیح نکلا۔ کچھ دیر اور اِدھر اُدھر ٹہلنے کے بعد جاسوس ڈیوس نے دکان کو تالا لگایا اور گلیوں میں ہوتا ہوا ایک پرانے مکان پر پہنچا اور دروازے پر تین بار عجیب انداز میں دستک دی۔ اندر سے ایک سیاہ لباس والی عورت نے دروازہ کھول کر پراسرار انداز میں گلی میں دائیں بائیں دیکھا اور کہا

اندر آ جاؤ۔

جاسوس ڈیوس کے ساتھ ماریا بھی مکان میں داخل ہو گئی۔ قاہرہ کے پرانے مکانوں کی طرح اندر ایک ڈیوڑھی آئی۔ پھر ایک چھوٹا سا صحن آیا۔ آگے برآمدہ اور اس کے اندر دو کمرے تھے۔ سیاہ لباس والی عورت ڈیوس کو ایک کمرے میں لے گئی اور اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے بولی۔

کیا بات ہے ڈیوس! تم اپنے منصوبے میں کامیاب ہوئے کہ نہیں؟

ڈیوس مونڈھے پر بیٹھ گیا اور بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیٹر غائب ہے

نادیا! معاملہ الٹ ہوگیا ہے۔ پیٹر
وہ ناگ کو قتل کرنے گیا تھا مگر خود اس کا پتہ نہیں
چل رہا۔

اور ناگ زندہ ہے کیا؟ سیاہ پوش عورت نے پوچھا

ہاں ڈیوس بولا۔
میں نے پتہ کرالیا تھا۔ ناگ شاہی مہمان خانے
میں زندہ سلامت موجود ہے مگر پیٹر کا کچھ پتہ نہیں چل رہا۔
سیاہ پوش نادیا دوسرے مونڈھے پر بیٹھ گئی۔ اس عورت کی
عمر چالیس کے قریب تھی اور آنکھیں بے حد تیز اور عیار تھیں
کہنے لگی۔

ناگ کے پاس ضرور کوئی طلسم ہے۔ اس طلسم کی
مدد سے وہ پہلے قبر سے زندہ نکل آیا۔ اس پر ہمارے
زہر نے اثر نہیں کیا اور اب اس نے اسی طلسم کی مدد
سے پیٹر کو غائب کر دیا ہے۔

پھر ڈیوس کی طرف پلٹ کر بولی۔
تم قبرستان میں جاکر دیکھو۔ وہاں کہیں ناگ
نے اس کی لاش نہ پھینک دی ہو۔ واپس آکر مجھے
فوراً خبر کرو۔
وہ [illegible] کر ہاتھ ملنے لگی۔

قتل کا منصوبہ

ہم نے سلطان صلاح الدین کے قتل کا منصوبہ
تیار کر رکھا تھا اور یہ ناگ نہ جانے کہاں سے آگیا
ہے ہمیں خطرہ ہے کہ ہم سلطان کے آنے پر اپنے
منصوبے میں کامیاب نہ ہوسکیں گے۔ کیونکہ ناگ ضرور
اپنے طلسم سے سلطان کی حفاظت کرے گا۔

ڈیوس جاسوس نے سانس بھرا اور بولا۔
نادیا! ہم اپنے منصوبے میں ضرور کامیاب ہوں گے
تم فکر نہ کرو۔ اگر پیٹر قتل کر دیا گیا ہے تو کوئی بات
نہیں۔ اب میں خود میدان میں آؤں گا

سیاہ پوش نادیا بولی۔
پہلے تم پیٹر کی لاش تلاش کرو۔ ہوسکتا ہے
ناگ نے اسے ہلاک کر دیا ہو۔ لاش تمہیں اہرام مصر
کے آس پاس ہی کسی جگہ مل سکتی ہے بہرحال قبرستان
سے بھی ہوتے جانا۔

ڈیوس جاسوس نادیا کے مکان سے نکل کر سیدھا ابوالہول
والے قبرستان کی طرف روانہ ہوا۔ وہ سب سے پہلے
قبرستان میں دیکھنا چاہتا تھا کہ کہیں پیٹر کو قتل کرکے لاش
کسی گڑھے میں تو نہیں پھینک دی گئی۔
دن کی روشنی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ماریا اس کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساتھ ساتھ تھی۔ ماریا کو اس انکشاف پر حیرت اور خوشی بھی ہوئی کہ پیٹر اور ڈیوس کی ایک ساتھی جاسوسہ نادیا بھی قاہرہ میں موجود ہے جو سلطان صلاح الدین ایوبی کو قتل کرنے کی سازش تیار کر چکی ہے۔

ماریا ہوا میں جاسوس ڈیوس کے گھوڑے کے ساتھ ساتھ پرواز کر رہی تھی۔ ڈیوس قبرستان میں آکر گھوڑے سے اتر گیا۔ وہ سیدھا اس قبر پر پہنچا جس میں انہوں نے ناگ کی لاش کو دفن کیا تھا۔ جونہی اس کی نگاہ اس خنجر پر پڑی جو قبر میں کھبا ہوا تھا تو اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ کیونکہ یہ وہی خنجر تھا جو جاسوس ڈیوس نے پیٹر کو دیا تھا کہ ناگ کو ہلاک کر ڈالے۔ اس نے جھک کر خنجر کو غور سے دیکھا

ہاں۔ یہ تو وہی خنجر ہے۔ یہ کیا ماجرا ہے؟ ڈیوس نے دل میں کہا

وہ خنجر کو ہاتھ لگاتے ڈر رہا تھا کہ اس پر کوئی جادو نہ پھونکا گیا ہو۔ وہ جلدی سے گھوڑے پر سوار ہوا اور اسے دوڑاتا واپس شہر میں داخل ہو گیا۔ ماریا بھی اس کے ساتھ ساتھ تھی۔ ڈیوس سیدھا سیاہ پوش نادیا کے پاس آگیا اور اسے ساری بات سنا دی۔ سیاہ پوش نادیا نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا

تم نے خنجر کیوں نہیں نکالا۔ وہاں کیوں چھوڑ آئے؟ وہ خنجر تمہیں گرفتار کروا سکتا ہے۔

ڈیوس جانے لگا تو سیاہ پوش نادیا کچھ سوچ کر بولی۔

اس قبر کو کھودو۔ ممکن ہے اس میں پیٹر کی لاش دفن ہو۔

ڈیوس واپس قبر پر آگیا۔ اس نے قبر میں کھبا ہوا خنجر کھینچ کر نکال لیا۔ پھر قبر کھودنی شروع کر دی۔ ماریا اس کے قریب ہی کھڑی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ قبر کھل گئی۔ اس کے اندر اپنے ساتھی پیٹر کی لاش دیکھ کر ڈیوس سکتے میں آگیا۔ جلدی سے اسے باہر نکالا اور اس کی نبض دیکھی۔ نبض چل رہی تھی۔ ڈیوس نے جلدی سے پیٹر کو گھوڑے پر ڈالا اور اسے لے کر واپس نادیا کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا ماریا اب بھی اس کے ساتھ ساتھ تھی۔

پیٹر کو سیاہ پوش نادیا کے پچھلے کمرے میں ڈال دیا گیا۔ نادیا نے جب دیکھا کہ پیٹر مرا نہیں ہے بلکہ اس کا دل آہستہ آہستہ دھڑک رہا ہے تو حیرانی سے بولی۔

یہ ضرور کسی طلسم کا اثر ہے۔ اگر طلسم نہ ہوتا تو یہ شخص بے ہوش ہونے کے باوجود قبر میں اتنی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیر تک زندہ نہیں رہ سکتا تھا۔ مگر اسے بند قبر میں
بھی کچھ نہیں ہوا نہ یہ مرا ہے۔ نہ اس کا جسم خراب
ہوا ہے۔
سیاہ پوش نادیا نے ڈیوس سے کہا کہ فوراً محلے کے حکیم کو
جا کر بلائے۔ نادیا وہیں رہی۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ حکیم آ کر
کیا کہتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ڈیوس جاسوسی ایک بوڑھے
حکیم کو لے آیا۔ سیاہ پوش نادیا نے اسے کہا
حکیم صاحب! یہ ہمارا ایک رشتے دار ہے۔ صبح
اچانک بے ہوش ہو گیا۔ ابھی تک ہوش میں نہیں آیا۔
حکیم نے جاسوس پیٹر کی نبض دیکھی۔ پھر اس کی آنکھوں کے
پپوٹوں کو کھول کر غور سے دیکھا۔ پھر اس کی گردن کی کھال کو
غور سے دیکھا اور بولا
بی بی! اس آپ کے رشتے دار کو کسی سانپ نے
ڈس لیا ہے۔ اس کے جسم پر شدید زہر کا اثر ہے۔
سیاہ پوش نادیا اور جاسوس ڈیوس ایک دوسرے کا منہ
تکنے لگے۔ ڈیوس نے پوچھا
مگر حکیم صاحب یہاں تو کوئی سانپ نہیں ہے
بوڑھے حکیم نے کہا
سانپ آپ سے اجازت لے کر یہاں نہیں

آئے گا۔ میری تشخیص یہی کہتی ہے کہ اس شخص کے
خون میں سانپ کا زہر شامل ہو گیا ہے۔
سیاہ پوش نادیا نے کہا
حکیم صاحب! اگر اسے سانپ نے ڈسا ہے
تو پھر یہ مرا کیوں نہیں ؟
حکیم صاحب نے جاسوس پیٹر کی آنکھیں کھول کر دیکھیں
اور کہا
یہی تو میں بھی حیران ہوں۔ میرے علم کے
مطابق اس شخص کو کسی ایسے سانپ نے ڈسا ہے جو
تمام سانپوں کا بادشاہ ہے۔ یہ بہت ہی مہلک زہر
کے اثرات ہیں۔ مگر حیرانی کی بات ہے کہ یہ شخص
مرا نہیں بلکہ بے ہوش ہے اور بے حس و حرکت ہے۔
سیاہ پوش نادیا کہنے لگی۔
حکیم صاحب اسے کسی طرح ہوش میں لائیے۔
کوئی ایسی دوائی دیجئے کہ یہ پھر سے اٹھ کر بیٹھ جائے۔
میں آپ کو منہ مانگا انعام دوں گی۔
حکیم صاحب نے سیاہ پوش نادیا کی طرف دیکھ کر جھنجلائی ہوئی
آواز میں کہا
بی بی! تم مجھے منہ مانگا انعام کیا دو گی ؟ میں اپنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیشے کی عزت کی خاطر اس کا علاج بتائے دیتا ہوں۔
سنو! اس زہر کا علاج اس دنیا کی کسی جڑی بوٹی۔ کسی دوائی میں نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی طرح سے تم سب سے قدیم اہرام کے اندر دفن کسی مصری شہزادی یا ملکہ کے تابوت میں رکھا ہوا شاہی مہرہ لے آؤ تو اس کا علاج ہوسکتا ہے ورنہ یہ اسی طرح بے ہوشی میں بوڑھا ہوتا جائے گا اور ایک دن مر جائے گا۔

جاسوس ڈیوس نے گھبرا کر کہا
لیکن حکیم صاحب اہرام کے اندر تو ہوا کا جھونکا بھی داخل نہیں ہوسکتا۔ وہ تو فولادی پتھروں سے بند ہیں ہم اندر کیسے جائیں گے؟

حکیم صاحب بولے۔
تو پھر اس اپنے ساتھی کی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھو۔ اس کا کچھ نہیں ہوسکتا۔ اس کے اندر ایسا زہر داخل کر دیا گیا ہے جو اس کے جسم کی نشوونما بھی کرتا رہے گا اور اسے ہوش میں بھی نہیں آنے دے گا۔ یوں یہ بے ہوشی کے عالم میں وقت کے ساتھ ساتھ بوڑھا ہوتا جائے گا اور پھر مر جائے گا

سیاہ پوش نادیا نے کہا

لیکن حکیم صاحب اس کا کیا یقین ہے کہ شاہی مہرہ پرانے اہرام کے اندر دفن شدہ شہزادی کے تابوت ہی میں ہوگا۔

حکیم صاحب کہنے لگے۔
پرانے زمانے میں جب فرعون یا اس کی ملکہ یا شاہی شہزادی مر جاتی تھی تو دوسری چیزوں کے ساتھ ایک مہرہ بھی اس کے ساتھ تابوت میں رکھ دیا جاتا تھا۔ اس مہرے کی خاصیت یہ ہوتی تھی کہ مرتے ہوئے آدمی کو سنگھا دیا جائے تو وہ ایک بار آنکھیں کھول دے۔ یہ شاہی مہرہ صحت اور لمبی عمر کی ضمانت سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے تم کسی طرح اہرام کے اندر جانے کی ترکیب سوچو شاہی مہرہ تمہیں ملکہ یا شہزادی کے تابوت میں ضرور مل جائے گا۔

حکیم صاحب یہ علاج بتا کر چلے گئے۔ سیاہ پوش نادیا اور جاسوس سر جوڑ کر بیٹھ گئے کہ کیا کریں۔ اہرام کے اندر کون داخل ہوسکتا تھا۔ ابھی تک سارے اہرام بند تھے اور کوئی ایک پتھر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلایا گیا تھا۔ نادیا نے حکیم کا تجویز کیا ہوا علاج سنا تو واپس ناگ کے پاس آ گئی اسے ساری داستان سنائی۔ ناگ بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حیرانی کی بات ہے۔ یہ حکیم کوئی بہت جیدی آدمی لگتا ہے۔ اس نے پیٹر کو ہوش میں لانے کی دوا بالکل ٹھیک تجویز کی ہے۔ اسے یا تو میں ہوش میں لا سکتی ہوں اور یا پھر شاہی حکیم ہی اسے ٹھیک کر سکتا ہے۔

ماریا نے کہا

میرا خیال ہے اب ہمیں ڈیوس اور پیٹر اور سیاہ پوش نادیا کو بھول کر دوسری طرف توجہ دینی چاہیے کیونکہ میں نے سنا ہے کہ سلطان صلاح الدین ایوبی کل شہر میں داخل ہونے والے ہیں۔ ہمیں ان سے مل کر یروشلم کی ذوبی صورت حالت سے آگاہ کر دینا ہوگا۔

ناگ بولا۔

لیکن ہم جاسوس ڈیوس اور سیاہ پوش نادیا سے بھی غافل نہیں ہو سکتے اور اب تو سیاہ پوش نادیا کی سلطان کو ہلاک کرنے کی سازش کا بھی پتہ چل گیا ہے۔ ہمیں ان کی طرف سے زیادہ خبردار رہنے کی ضرورت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم ان کی نگرانی کرتی رہو کیونکہ سلطان کی زندگی اس وقت مجاہدین اسلام کے لئے بہت قیمتی ہے۔ ارض فلسطین کے لاکھوں

انسان قیدوبند میں پڑے اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ کہ وہ کب وہاں پہنچ کر انہیں غلامی کی ذلت سے نجات دلاتا ہے۔

ماریا نے کہا

ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کروں گی

ناگ بولا

تم واپس سیاہ پوش نادیا کے گھر جاؤ اور دیکھو کہ وہ کس سازش میں مصروف ہے۔ اگر پیٹر کو کسی طرح ہوش آ بھی جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تم ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنا۔ ہم ان کے ہر حملے کو ہر سازش کو ناکام بنا دیں گے۔

ماریا ناگ کے کمرے سے نکل کر سیدھی سیاہ پوش نادیا کے مکان کی طرف چل پڑی وہاں جا کر کیا دیکھتی ہے کہ مکان پر تالا پڑا ہوا ہے۔ ماریا تیزی سے مکان کے اندر چلی گئی۔ مکان خالی تھا۔ اس میں بے ہوش پیٹر بھی نہیں تھا۔ سیاہ پوش نادیا کے مکان کا سامان ویسے ہی لگا ہوا تھا مگر وہ خود اور ڈیوس اور پیٹر غائب تھے۔ ماریا نے مکان سے باہر نکل کر سوچا کہ وہ کہاں گئے ہوں گے؟ ظاہر ہے وہ اہرام مصر کی طرف ہی گئے ہوں گے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیونکہ وہیں ملکہ کے تابوت کا مہرہ درکار تھا۔ ماریا شہر سے باہر ہو کر اڑتی ہوئی اہرام مصر کے پاس آگئی۔ اس نے تینوں اہرام اندر جاکر دیکھے۔ سیاہ پوش نادیا اور جاسوس ڈیوس وہاں نہیں تھے۔ اب تو ماریا پریشان ہوگئی۔ یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ ضرور کسی ایسی جگہ چلے گئے ہیں جہاں وہ سلطان کے خلاف سازش میں مصروف ہوں گے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ شہر میں ان کے دوسرے ساتھی بھی تھے۔ ماریا نے اڑان بھر کر ابوالہول کا پرانا قبرستان بھی دیکھ ڈالا۔ وہاں بھی یہ لوگ نہیں ملے۔ ناگ کی طرف جانا بیکار تھا۔ ماریا واپس شہر میں آگئی۔ ایک بار پھر اس نے سیاہ پوش نادیا کا مکان دیکھا۔ مکان پر ابھی تک تالا لگا ہوا تھا۔ ماریا نے شہر میں ان کی تلاش شروع کر دی۔ مگر سیاہ پوش نادیا شہر میں نہیں تھی۔ جب ماریا اس کے مکان سے نکل کر ناگ کو خبر کرنے گئی تو سیاہ پوش نادیا نے ڈیوس سے کہا

شاہی مہرہ اہرام سے نکالنا ہمارے بس کا روگ نہیں ہے۔ یہ بڑا مشکل کام ہے۔ لیکن ہم اپنے اصلی مشن سے غافل بھی نہیں ہو سکتے۔ پیٹر کو اغوا کر

گھوڑے پر ڈالو اور ہم اسی وقت بروٹس کے باغ میں چلتے ہیں۔ وہی ہمارا لیڈر ہے اور اسی سے مشورہ کرتے ہیں چلو۔ ہم وقت ضائع نہیں کر سکتے۔ سلطان کل یہاں قاہرہ آ جائے گا۔

انہوں نے پیٹر کو چادر میں لپیٹ کر گھوڑے پر ڈالا۔ سیاہ پوش نادیا اور ڈیوس دوسرے گھوڑے پر بیٹھے اور شہر سے نکل کر بروٹس کے باغ کی طرف گھوڑے ڈال دیئے۔ بروٹس ان لوگوں کا لیڈر اور سب سے بڑا عیسائی جاسوس تھا جو قاہرہ میں ایک باغ کا مالک تھا اور اسی باغ میں رہتا تھا۔ وہ بڑا نیک دل اور مخیر یعنی بہت خیرات کرنے والا اور غریبوں کی مدد کرنے والا مشہور تھا۔ یہ حقیقت سوائے پیٹر، ڈیوس اور سیاہ پوش نادیا کے اور کسی کو معلوم نہیں تھی کہ بروٹس اصل میں رچرڈ کا خاص جاسوس ہے جو قاہرہ میں بیٹھ کر سلطان صلاح الدین ایوبی کے قتل کی سازش تیار کر رہا تھا۔ بروٹس کا باغ شہر قاہرہ کے شمال کی جانب ویران بیابان صحرا کے ٹیلوں کے پیچھے ایک چشمے کے کنارے پر تھا۔ کچی چار دیواری کے اندر انگور انجیر اور انار کے بے شمار درخت تھے ان کے بیچ میں ایک چشمہ بہتا تھا۔ ایک جانب بروٹس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا دو منزلہ مکان تھا۔ جس کے نیچے ایک خفیہ تہہ خانہ بھی تھا۔ تہہ خانے کو راستہ مکان کے اندر سے نہیں بلکہ پیچھے اناروں کے درختوں کے درمیان سے جاتا تھا جہاں گھاس پھوس سے بھرا ہوا ایک گڑھا تھا اس گڑھے کے اندر تہہ خانے کا دروازہ گھاس پھوس ڈال کر چھپا دیا گیا تھا۔

بروٹس یہودیوں ایسا لمبا نیلے کپڑے کا فرغل پہنے۔ سر پر یہودیوں ایسی گول ٹوپی رکھے باغ کے دروازے کے قریب ہی کرسی پر بیٹھا نوکر سے پاؤں دبوا رہا تھا کہ اسے دور تین گھوڑے باغ کی طرف بڑھتے دکھائی دیئے۔ بروٹس نے نوکر سے کہا

جاؤ اوپر مکان میں جا کر صفائی وغیرہ کرو۔

میں آرام کرنا چاہتا ہوں۔

تینوں گھوڑ سوار جب باغ کے سامنے والے دروازے کی طرف آنے کی بجائے دوسری طرف گھوم گئے تو بروٹس سمجھ گیا کہ یہ پیٹر نادیا اور ڈیوس کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انہیں ہدایت تھی کہ جب کبھی وہ کوئی اہم بات کرنے آئیں تو سیدھے دروازے سے آنے کی بجائے باغ کے عقبی دروازے کی طرف

جا کر انتظار کیا کریں۔ بروٹس اٹھ کر انار اور انجیر کے درختوں میں سے ہوتا ہوا باغ کے عقبی دروازے کی طرف چلا گیا۔

گھوڑ سوار قریب آکر گھوڑوں سے اتر آئے تھے۔ بروٹس نے انہیں پہچان لیا ایک سیاہ پوش نادیا اور دوسرا ڈیوس تھا مگر تیسرے گھوڑے پر کسی آدمی کو کپڑے میں لپیٹ کر ڈالا ہوا تھا۔ بروٹس باغ میں سے نکل کر ان کے پاس گیا۔

یہ کون ہے؟ اس نے جاتے ہی سیاہ پوش نادیا سے پوچھا

نادیا بولی۔

"پیٹر ہے بروٹس"

اسے کیا ہو گیا ہے؟ بروٹس نے کسی قدر حیرانی سے پوچھا۔

تہہ خانے میں چل کر بتاتے ہیں۔ ڈیوس نے جواب دیا۔

گھوڑوں کو ایک طرف باغ کی پکی دیوار کے ساتھ باندھ کر ڈیوس نے پیٹر کو کاندھے پر ڈالا اور بروٹس کے ساتھ وہ باغ میں داخل ہو کر اناروں کے جھنڈ میں آگئے۔ یہاں بروٹس نے ایک نگاہ چاروں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں
طرف دوڑائی۔ باغ میں کوئی نوکر اس وقت
تھا۔ وہ گڑھے میں اتر گئے۔ گھاس پھوس کو الگ ہٹایا
اور خفیہ دروازے میں سے گزر کر سرنگ میں سے ہوتے
ہوئے تہہ خانے میں آ گئے۔ تہہ خانے کی دیواریں کچی تھیں
چھت اونچی تھی مگر وہاں اندھیرا تھا۔ کونے میں چھت
کے پاس ایک گول سوراخ تھا جس میں سے باہر کی تازہ
ہوا اندر آتی تھی۔ بے ہوش پیٹر کو انہوں نے فرش پر
ڈال دیا۔ پھر ڈیوس نے بروٹس کو سب کچھ بتایا کہ
پیٹر کے ساتھ کیا گزری اور وہ کیوں بے ہوش ہوا ہے۔

ہمیں کچھ پتہ نہیں چل سکا کہ اس پر کیا
ظلم ہوا ہے کہ جس سے اس کے جسم میں کسی سانپ
کا زہر پھیل گیا ہے۔ حکیم نے کہا ہے کہ اہرام مصر
کے اندر ملک مصر کے مقبرے میں تابوت کے اندر
جو شاہی مہرہ پڑا ہے وہ اس کا علاج ہے۔ مگر
وہ کون جا کر لا سکتا ہے۔

بروٹس کی بھنویں سکڑ گئیں۔ چہرے پر ناراضگی کے
اثرات ابھرے اور بولا

تم لوگوں نے لاپرواہی سے کام لیا ہے۔ اب
اس کو اسی جگہ بے ہوش رہنے دو۔ ہم اس کے بارے

ہیں۔ سب سے پہلے
سوچیں گے۔ مجھے
بعد میں سلطان کو اپنے راستے سے ہٹانا ہے۔
یہ بتاؤ کہ کیا پیٹر بے ہوشی میں ہی مر تو نہیں جائے گا۔

اس پر سیاہ پوش نادیا نے اسے بتایا کہ حکیم نے کہا ہے کہ
اس کے جسم میں کسی ایسے سانپ کا زہر چلا گیا ہے جو
اسے مرنے نہیں دے گا اور اسے ہوش میں بھی نہیں
آنے دے گا۔ بروٹس نے گردن اٹھائی اور بولا

ٹھیک ہے۔ اس کو اسی تہہ خانے میں پڑا
رہنے دو اور تم لوگ میری بات غور سے سنو۔

پھر اس نے سیاہ پوش نادیا اور جاسوس ڈیوس کو بتایا کہ
اس کی اطلاع کے مطابق سلطان صلاح الدین ایوبی
پرسوں شام کو قاہرہ میں داخل ہو رہا ہے۔ ہمیں
اسی رات اس کا کام تمام کر دینا ہوگا۔ سیاہ پوش
نادیا نے پوچھا

کیا ہم محل میں اس پر حملہ کریں گے۔

بروٹس بولا

اس کے لئے میرا منصوبہ بڑا پُراسرار اور
حیرت انگیز ہے۔

بروٹس کا منصوبہ تھا کہ اس نے وادی نیل کا ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سب سے زہریلا سانپ اس مقصد کے لیے پال رکھا تھا۔ اپنے خاص آدمیوں کے ہاتھوں اس نے اس سانپ کو ملک شام روانہ کر دیا تھا۔ جہاں خفیہ طور پر شاہی دھوبی سے مل کر سلطان صلاح الدین ایوبی کے کپڑے سانپ کو سنگھا دیئے گئے تھے۔ پھر اس سانپ کو سلطان ایوبی کے کپڑوں کا یوں دشمن بنا دیا کہ ان کپڑوں سے اسے بار بار تنگ کیا جاتا۔ یہ کام برودٹس کی نگرانی میں ماہر سپیروں نے کیا تھا۔ یہ سپیرے ملک شام کے بڑے تجربہ کار سپیرے تھے۔ انہیں یہ بالکل نہیں بتایا گیا تھا کہ یہ کپڑے سلطان ایوبی کے ہیں۔ سلطان کے کپڑوں میں صرف اس کی شاہی بنیائیں اور کمربند شامل تھا جو برودٹس نے شاہی دھوبی سے صرف دو روز کے لئے حاصل کیا تھا۔ اب وادی نیل کے سانپ کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ جونہی اسے مٹی کے کوزے سے باہر نکالا جاتا وہ پھنکار کر اس طرف دوڑتا جدھر سے اسے ان دشمن کپڑوں کے مالک کی بو آ رہی ہوتی تھی۔ یہ خطرناک منصوبہ ابھی برودٹس کے عیار ذہن میں ہی تھا۔ اس نے سیاہ پوش نادیا اور ڈیوس کو وقت سے پہلے بتانے کی ضرورت محسوس نہ کی اور کہا

وقت آنے پر میں تمہیں اپنے منصوبے سے آگاہ کر دوں گا۔ ابھی تم لوگ اپنے اپنے گھروں میں جاؤ اور میرے اگلے احکامات کا انتظار کرو۔ جونہی سلطان ایوبی مصر میں داخل ہو تم سیدھے میرے پاس یہاں چلے آنا۔ اب یہاں سے باہر نکل کر جدھر سے آئے ہو ادھر ہی سے واپس چلے جاؤ۔

ماریا کو افسوس ہوا کہ برودٹس جاسوس نے اپنے منصوبے کو ظاہر نہیں کیا تھا لیکن وہ مطمئن تھی کہ جونہی سلطان صلاح الدین ایوبی مصر میں آیا وہ سیدھی برودٹس کے پاس پہنچ جائے گی تاکہ اس کے خطرناک منصوبے سے آگاہ ہو جائے اور سلطان کی زندگی کی حفاظت کر سکے۔

اس نے واپس آ کر ناگ کو برودٹس کے بارے میں بتایا تو ناگ بولا۔

معلوم ہوتا ہے ان لوگوں نے مسلمانوں کے خلاف یہاں جاسوسی کا پورا جال پھیلا رکھا ہے۔ کوئی بات نہیں۔ ہم ہر حالت میں سلطان کی حفاظت کریں گے۔ ابھی ہم سپہ سالار سے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کریں گے۔ سلطان کو قاہرہ میں آ جانے دو۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں چاہتا ہوں کہ تم برودٹس اور سیاہ پوش نادیا
کو اپنی نگاہوں میں رکھو۔

ماریا نے کہا میں کل صبح پھر سیاہ پوش نادیا کے ہاں
جاؤں گی۔

ناگ شام تک سپہ سالار کے محل میں ہی رہا۔ شام
کے بعد واپس اپنے مہمان خانے میں آ گیا۔ ماریا بھی
اس کے پاس ہی رہی اس وقت تک یہی خیال
تھا کہ سلطان صلاح الدین ایوبی کل شام کو قاہرہ
آئے گا۔ مگر سب حیران رہ گئے۔ جب دُور سے گھوڑوں
کی گرد اُڑتی دکھائی دی اور پھر پیش رفت شاہی حفاظتی
دستوں نے آکر خبر دی کہ سلطان معظم ملک شام سے
تشریف لے آئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ مخبروں نے یروشلم
کی صورت حال آکر بتائی تو سلطان ایوبی نے اسی وقت
قاہرہ روانہ ہونے کا فیصلہ کر لیا تاکہ یروشلم پر چڑھائی
کے منصوبے کو عملی شکل دی جائے۔ حقیقت یہ ہے
کہ جاسوس برودٹس کے آدمیوں نے اسے دن کے وقت
ہی آکر خبر کر دی تھی کہ سلطان ایوبی کل کی بجائے آج
شام کو ہی قاہرہ پہنچ رہے ہیں۔ چنانچہ وہ اسی وقت

سیاہ پوش نادیا کے مکان میں آ گیا اور ڈیوس کو بھی
وہیں بلا لیا۔ یہ وہ وقت تھا کہ جب ماریا اور ناگ
شاہی محل میں سپہ سالار کے پاس بیٹھے تھے۔ شاہی
محل میں ابھی کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی تھی کہ سلطان ایوبی
کل کی بجائے آج شام کو پہنچ رہا ہے۔ ورنہ ناگ فوراً
ماریا کو برودٹس کے تہہ خانے کی طرف روانہ کر دیتا
کہ وہ اس کی خطرناک سازش کا پتہ کر کے آئے۔

اب صورتِ حال یہ بن گئی تھی کہ ماریا تو ناگ
کے پاس بے فکر ہو کر بیٹھی تھی اور جاسوس برودٹس،
سیاہ پوش نادیا اور ڈیوس کو اپنی زہریلے سانپ
والی سکیم بتا رہا تھا۔

یہ سانپ بے حد زہریلا ہے اور جس کو
ڈستا ہے وہ پانی بھی نہیں مانگتا اور اس کا جسم
پھٹ جاتا ہے۔ اسے میں نے کئی روز سے بھوکا
پیاسا رکھا ہوا ہے اور وہ سلطان ایوبی کے کپڑوں
کی بُو پر لگا ہوا ہے اس کے ذہن میں یہ بات
بٹھا دی گئی ہے کہ جس شخص کے جسم سے یہ خاص
بُو آرہی ہے وہی اس کا دشمن ہے اور اس نے
اس کا دانہ پانی بند کر دیا ہے۔ اس مقصد کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ے میں نے شاہی دھوبی کو رشوت دے کر سلطان
ایوبی کے کمربند اور بینامین کا ایک ٹکڑا حاصل کر لیا
تھا اور اس ٹکڑے میں سلطان کے جسم کی بُو رچی
ہوئی ہے۔ کپڑے کے اس ٹکڑے سے میں نے زہریلے
سانپ کا کئی بار گلا گھونٹنے کی کوشش کرتے ہوئے
اس پر یہ اثر بٹھانا چاہا ہے کہ جس آدمی کی یہ
بینامین ہے وہ اس کا جانی دشمن ہے۔
پھر اس نے ڈیوس اور سیاہ پوش نادیا کو اپنی ساری
سکیم سمجھادی۔

نادیا اس سلسلے میں تمہیں اہم کردار ادا کرنا
ہوگا اگرچہ تمہارا کام اتنا خطرناک نہیں ہے مگر
تمہیں انتہائی احتیاط اور ذمہ داری سے کام لینا ہو
گا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اس کام کے لیے
تمہارا انتخاب کیا ہے

سیاہ پوش نادیا نے پوچھا

کیا مجھے شاہی محل میں جانا ہوگا؟

بروٹس نے کہا

نہیں شاہی محل کے اندر جانے کی کوئی ضرورت
نہیں پڑے گی۔ سانپ خود بخود شاہی محل میں داخل
ہوکر اپنے دشمن یعنی سلطان صلاح الدین ایوبی کو
تلاش کرے گا۔ تمہیں صرف یہ کرنا ہوگا کہ رات
جب آدھی سے زیادہ گزر جائے اور ہر طرف اندھیرے
اور خاموشی کی حکمرانی ہو جائے تو تم اس سانپ کی
پٹاری لے کر شاہی محل کے پچھلے دروازے کے قریب
جاؤ گی۔ وہاں اندھیرے میں اس سانپ کو چھوڑ دینا۔
اس دروازے کے اوپر دوسری منزل میں سلطان ایوبی
کی خوابگاہ ہے اور وہ وہیں آرام کرتا ہے۔ اس کے
بعد سانپ خود بخود اپنا کام کر لے گا۔

سیاہ پوش نادیا نے کہا

میں تیار ہوں۔

شاباش۔ بروٹس نے نادیا کی حوصلہ افزائی کی اور کہا
ارجوڈکیطرف سے تمہیں اس کا بھاری انعام دیا جائے گا۔ تمہیں
آج اندھیرا ہوتے ہی زہریلا سانپ پہنچا دیا جائے گا۔
اسے یہاں مت کھولنا۔ ڈیوس تمہیں سانپ کی پٹاری
پہنچا دے گا۔

یہ کہہ بروٹس اپنے باغ والے مکان کی طرف
اور ڈیوس اپنی دکان کی طرف چل دیا۔ سیاہ پوش
نادیا اپنے مکان پر ہی رہی۔ دوپہر کے وقت نادیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کے کہنے پر حالات کا جائزہ لینے کے لئے شاہی محل سے نکلی سب سے پہلے وہ بروٹس کے باغ میں گئی۔ اس نے دیکھا کہ بروٹس انگور کے باغ میں مزدوروں سے کام کروا رہا تھا۔ وہاں نادیا اور ڈیوس میں سے کوئی نہیں تھا وہاں سے ماریا سیدھی جاسوس ڈیوس کی دکان پر پہنچی۔ وہ گاہکوں کو قالین دکھا رہا تھا۔ وہاں بھی کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔ وہاں سے ماریا سیاہ پوش نادیا کے مکان پر آئی۔ نادیا بھی گھر کے کام کاج میں لگی تھی۔ ماریا نے ناگ کو واپس جا کر بتایا کہ وہ لوگ معمول کے مطابق اپنے کاموں میں لگے ہوئے ہیں اور کوئی خطرناک بات مجھے نظر نہیں آئی۔ ناگ نے کہا

پھر بھی ہمیں ان کی طرف سے غافل نہیں رہنا ہو گا۔ کیونکہ سلطان قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔ یہ لوگ ضرور اس کے خلاف کوئی کارروائی کریں گے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی نے شام کو سالار اعلیٰ اور سپہ سالار سے ملاقات کی اور یروشلم کی صورت حال کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔ کیونکہ وہ بہت جلد یروشلم کو عیسائی قبضے سے آزاد کرانا چاہتا تھا۔ سپہ سالار نے ناگ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ شہزادی صاحبہ اور ان کے بچوں کو یروشلم سے نکال کر لے آیا ہے۔ اس پر سلطان ایوبی نے کچھ دیر غور کرنے کے بعد حکم دیا کہ ناگ کو پیش کیا جائے۔ ناگ کو اطلاع ملی تو فوراً سلطان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ صلاح الدین ایوبی اپنے کمرہ خاص میں سپہ سالار اور سالار اعلیٰ کے ساتھ مسند پر تشریف فرما تھا۔ اس کے چہرے سے پاکیزگی، شرافت بہادری اور وجاہت ٹپکتی تھی۔ تلوار اس کے پہلو میں تھی۔ سلطان نے ایک گہری نگاہ ناگ پر ڈالی۔ ناگ نے جاتے ہی ادب سے سلام کیا اور خاموش کھڑا ہو گیا۔ سلطان نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ناگ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ سپہ سالار کے کہنے پر ناگ نے سلطان کو یروشلم میں عیسائی فوجوں کی تعداد اور جنگی چوکیوں کے بارے میں پوری معلومات مہیا کر دیں۔ ناگ نے سلطان کو یہ بھی بتایا کہ اگرچہ یروشلم کی مسلم آبادی کے ساتھ رچرڈ کی فوجوں کا سلوک بہت اچھا ہے۔ مگر رچرڈ کے ساتھ یورپ کے دوسرے ملکوں کے جرنیل بھی اپنی اپنی فوجوں کے ساتھ شریک ہیں اور ان کے فوجی مسلمانوں سے برا سلوک کرتے ہیں۔ جس کی وجہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یروشلم سے کئی جگہوں پر فسادات بھی ہوئے ہیں اور
یروشلم کے اکثر مسلمان سلطان معظم کی آمد کے انتظار میں ہیں۔

سلطان صلاح الدین ایوبی نے اپنی تلوار کے دستے پر
ہاتھ رکھ کر کہا

خدا مسلمانوں کو اپنی پناہ میں رکھے۔ ہم بہت
جلد ان کی مدد کو پہنچیں گے۔

سلطان نے ناگ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے
رخصت کر دیا اور سالار اعلیٰ سے یروشلم پر چڑھائی کی
تفصیلات طے کرنے میں مصروف ہو گیا۔ ناگ واپس
اپنے کمرے میں آیا تو ماریا نے پوچھا کہ سلطان سے
کیا باتیں ہوئیں۔ ناگ نے کہا

میں نے سلطانِ معظم کو تمام حالات سے
آگاہ کر دیا ہے۔ انہوں نے میرا شکریہ ادا کیا۔ میرا
خیال ہے کہ سلطان کی فوجیں دو ایک روز میں یروشلم
پر چڑھائی کرنے والی ہے۔

ماریا کہنے لگی۔

میں ایک بار پھر سیاہ پوش نادیا کے ہاں چکر
لگاتی ہوں۔ یہ جاسوس بھی ضرور اپنی ریشہ دوانیوں
میں لگے ہوں گے۔

ناگ نے کہا

ہوشیار ہو کر جانا۔ وہ لوگ طلسم بھی کر
سکتے ہیں۔

ماریا بولی۔

میں ان سے دھوکہ کھانے والی نہیں ہوں
تم فکر نہ کرو۔ میں جلد واپس آ جاؤں گی۔

ماریا نے سیاہ پوش نادیا کے مکان پر جا کر دیکھا کہ
وہ دسترخوان پر اپنی کچھ سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی کھانا
کھا رہی تھی۔ ماریا کچھ دیر وہاں ٹھہر کر بروٹس کے ہاں
اور پھر ڈیوس جاسوس کی دکان پر گئی۔ وہ لوگ بھی
کھانا وغیرہ میں مصروف تھے۔ کوئی غیر معمولی نقل و حرکت
ماریا کو دکھائی نہ دی۔ وہ واپس آ گئی اور ناگ کو اطلاع
دی کہ سب خیریت ہے۔ ناگ فکرمند ہو کر کہنے لگا۔

مجھے سب خیریت نظر نہیں آتی ماریا۔ بہرحال
سلطان کے خلاف سازش تیار کی جا چکی ہے اور
اب صرف مناسب وقت کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

ماریا بولی۔

ہم بھی چوکس ہیں۔ تم فکر نہ کرو۔ میں تھوڑی
تھوڑی دیر بعد جا کر ان جاسوسوں کو دیکھ آیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کروں گی۔

آدھی رات سے پہلے ماریا پھر سیاہ پوش نادیا کے مکان پر گئی۔ نادیا بستر پر بیٹھی تھی۔ شاید وہ سو رہی تھی۔ ماریا وہاں سے بردھی کے گھر گئی۔ وہ بھی بستر پر لیٹا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اصل میں وہ اور سیاہ پوش نادیا آدھی رات ہونے کا انتظار کر رہے تھے ماریا یہ سمجھی کہ وہ آرام سے سو رہے ہیں۔ ماریا نے واپس آکر ناگ کو تسلی دی کہ وہ لوگ ابھی تک کچھ نہیں کر رہے۔

ناگ نے کہا

میرا دل کہہ رہا ہے کہ وہ بہت کچھ کر رہے ہیں مگر خاموشی اور خفیہ طریقے سے کر رہے ہیں۔

ماریا نے کہا کہ وہ لوگ تو اپنے اپنے گھروں میں خاموش لیٹے ہیں۔ ناگ نے جواب میں کہا کہ

وہ احکامات صادر کر چکے ہیں ماریا۔ ہمیں چوکس رہنا ہوگا۔

ماریا بولی

کبھی کبھی تمہیں وہم ہونے لگتا ہے ناگ بھیا۔ جب وہ ذرا سی بھی حرکت کریں گے مجھے

پتہ چل جائے گا۔ میں تو ہر دو دو گھنٹے کے بعد جا کر ان کی نگرانی کرتی ہوں۔

مگر جب آدھی رات ہوگئی تو ماریا سیاہ پوش نادیا کی نگرانی کرنے کے بعد چلی گئی تھی اور پھر سیاہ پوش نادیا کے گھر کے دروازے پر اندھیری رات میں کسی نے دو بار خاص انداز میں دستک دی۔ نادیا نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ باہر ایک سیاہ پوش آدمی کھڑا تھا۔ اس نے کچھ کہے بغیر نادیا کی طرف ایک چھوٹی سی پٹاری بڑھائی اور خاموشی سے واپس اندھیرے میں غائب ہوگیا۔

اس پٹاری میں وادی نیل کا وہ پالتو زہریلا سانپ تھا جس کو سلطان صلاح الدین ایوبی کے کپڑے لگا کر اسے اس کا دشمن بنا دیا گیا تھا۔ سیاہ پوش نادیا نے پٹاری میز پر رکھ دی۔ پھر اپنے جسم کے گرد ایک سیاہ چادر لپیٹی۔ پٹاری کو چادر کے اندر چھپایا اور گھوڑے پر سوار ہو کر شاہی محل کو جانے والی سنسان سڑک پر روانہ ہوگئی۔ محل کے پچھواڑے ایک جگہ درختوں تک وہ اتر گئی۔ اس نے گھوڑے کو درخت کے ساتھ باندھا اور پٹاری چھپائے محل کے عقبی دروازے والی

دیوار کی طرف بڑھی۔ وہاں اس وقت کوئی نہیں تھا۔
صرف محل کے اوپر دو سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔
مگر ان کی توجہ دوسری طرف تھی۔ کیونکہ محل کا عقبی
دروازہ ہمیشہ بند رہتا تھا اور اس طرف سے سوائے
شاہی خاندان کے لوگوں کے دوسرا کوئی نہیں گزر سکتا تھا۔
نادیا اندھیرے میں نظر نہیں آرہی تھی۔ وہ دیوار کے
ساتھ جاکر بیٹھ گئی۔ اوپر دوسری منزل والی کھڑکی بند تھی۔
یہ کھڑکی سلطان صلاح الدین ایوبی کی خواب گاہ کی تھی اور
اندر ایک دھیما شمع دان روشن تھا۔ نادیا نے دیوار
کے قریب جاتے ہی پٹاری کو الٹ دیا اور پیچھے کو دوڑ
پڑی۔ پٹاری میں سے سیاہ رنگ کا چھوٹا مگر بے حد زہریلا
سانپ پھنکار مار کر دیوار پہ چڑھنے لگا وہ کھڑکی کی طرف
جا رہا تھا۔

صحرا میں اتر جاؤ

سانپ کو سلطان ایوبی کے جسم کی بُو برابر آرہی تھی۔
یہ بُو اوپر والی کھڑکی میں سے آرہی تھی۔ سانپ کو
اسی بُو کا دشمن بنا دیا گیا تھا۔ اس کے ذہن میں بٹھا
دیا گیا تھا کہ جس کی بُو اسے آرہی ہے وہ اس کا
دشمن ہے اور اسے ہلاک کرنے کی کوشش میں ہے اور
سانپ کی یہ فطرت ہے کہ وہ ویسے کسی کو کچھ نہیں کہتا لیکن
جب اسے احساس ہو جائے کہ کوئی اسے ہلاک کرنا چاہتا
ہے تو اس پر ضرور حملہ کرتا ہے۔ سانپ تیزی سے
دیوار پر رینگتا ہوا اور کھڑکی پہ آگیا۔ کھڑکی بند تھی۔
سانپ اندر جانے کے لئے راستہ تلاش کرنے لگا۔
آخر اسے ایک جگہ سوراخ مل گیا سانپ سوراخ میں
سے اندر داخل ہو گیا۔ خواب گاہ میں شمع کی دھیمی روشنی
تھی۔ سلطان ایوبی گہری نیند سو رہا تھا۔ اس کے قریب
پائنتی کی طرف اس کا خاص محافظ ناچار تلوار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کمر کے ساتھ لٹکائے بند دروازے کے آگے ٹہل رہا
تھا۔ سانپ نے سلطان ایوبی کی طرف رینگنا شروع کر دیا۔
اچانک محافظ قاچار کو سانپ کی پھنکار کی آواز سنائی
دی۔ وہ تڑپ کر پیچھے مڑا۔ اس نے ایک سیاہ سانپ
کو سلطان کے بستر کی طرف جاتے دیکھا تو تلوار نکال کر سانپ
پر حملہ کر دیا۔ سانپ نے اچھل کر محافظ قاچار کو ڈس
دیا۔ مگر قاچار نے گرتے گرتے تلوار کے ایک ہی وار
سے سانپ کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ سانپ کے دونوں
ٹکڑے قالین پر تڑپنے لگے۔ سلطان کی آنکھ کھل
گئی۔ اس نے قاچار کو قالین پر گرے ہوئے اور
سانپ کے تڑپتے ٹکڑوں کو دیکھا تو فوراً بستر سے
اٹھ کر قاچار کو سنبھالا۔ قاچار نے کہا

سلطان معظم پر میری جان قربان! یہ سانپ
کسی دشمن نے آپ کو نقصان پہنچانے کے ۔۔۔۔

اور قاچار پر بے ہوشی طاری ہونے لگی۔ سانپ نے
اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا تھا۔ سلطان نے اسی وقت
شاہی حکیم اور محافظوں کو بلا لیا۔ ایک منٹ سے بھی کم
وقت میں شاہی حکیم اور سپاہی اور سپہ سالار اور سالار اعلیٰ
وہاں پہنچ گئے۔ حکیم نے سب سے پہلے کام یہ کیا کہ
محافظ قاچار کو ایک ایسی دوا پلادی۔ جس نے سانپ
کے زہر کو خون کے سُرخ ذرات کو تباہ کرنے سے
تھوڑی دیر کے لئے روک لیا۔ اتنی دیر میں ناگ اور
ماریا کو بھی اس واقعے کا پتہ چل گیا۔ ناگ لپک کر
شاہی محل میں جا پہنچا۔ محافظ قاچار کو ایک خاص کمرے
میں بستر پر لیٹا دیا گیا تھا۔ وہ بے ہوش تھا۔ شاہی حکیم
اس کا علاج کر رہا تھا مگر سانپ کا زہر تیزی سے
اس کے جسم میں پھیلنے لگا تھا۔ سلطان معظم اور
سپہ سالار وہاں پر خود موجود تھے۔ سلطان ایوبی نے
شاہی حکیم سے کہا

ہم ہر حالت میں اپنے محافظ کو زندہ دیکھنا
چاہتے ہیں اس نے ہمارے لئے اپنی جان قربان کرنی
چاہی تھی۔ یہ سانپ دشمنوں نے ہمیں ہلاک کرنے
کے لئے بھیجا تھا جس کا نشانہ ہمارا محافظ
بن گیا۔

شاہی حکیم نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا

سلطان معظم! میں تمام دوائیں آزما چکا ہوں۔
مگر ابھی تک کوئی دوا کامیاب ثابت نہیں ہوئی
میں نے پہلے جو دوا پلائی تھی۔ اس نے تھوڑی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیر کے لیۓ تاجدار کے خون کے ذرات کو تباہ ہونے سے روک دیا تھا مگر اب یہ خون کے ذرے دوبارہ تباہ ہونے شروع ہو گئے ہیں۔

سلطان ایوبی نے فکر مند ہو کر کہا

حکیم حاذق! جس طرح بھی ہو سکے ہمارے جانثار کو بچانے کی کوشش کریں

اب ناگ نے آگے بڑھ کر سلطان کی خدمت میں تعظیم پیش کی اور کہا

سلطان معظم! اگر اس خاکسار کو اجازت ہو تو یہ بھی کچھ کوشش کرے۔

شاہی حکیم نے بھنویں اٹھا کر ناپسندیدہ انداز سے ناگ کی طرف دیکھا اور بولا

برخوردار! جہاں ہمارے بزرگوں کے شاہی نسخے ناکام ہو گئے ہیں وہاں تم اناڑی کیا کرو گے؟

ناگ نے بڑے ادب سے کہا

حضور! کوشش کرنا انسان کا فرض ہے۔ مجھے کوشش کر کے دیکھ لینے دیجئے۔

سلطان ایوبی نے کہا

اس نوجوان ناگ کو علاج کرنے کی اجازت ہے ہم کسی بھی طرح اپنے جانثار محافظ کو صحت مند دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ وہ موت کے منہ سے بچ جائے۔

سپہ سالار نے ناگ کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ شاہی حکیم نے ادب سے کہا

حضور انور! یہ نوجوان کوئی باقاعدہ حکیم نہیں ہے۔ اس بات کا خطرہ ہے کہ مریض کی حالت زیادہ خراب نہ ہو جائے۔

سلطان نے کہا

ہم ناگ کو علاج کرنے کی اجازت دیتے ہیں

شاہی حکیم نے ادب سے سر جھکایا اور پیچھے ہٹ گیا۔

سلطان ایوبی نے ناگ سے کہا

تم کس طرح سے علاج کرو گے۔ تمہارے پاس تو کوئی دوائی بھی نہیں ہے۔

ناگ بولا۔

حضور انور! میرا علاج کرنے کا اپنا طریقہ ہے

شاہی حکیم نے تنک کر کہا

آخر کوئی تو دوائی تمہارے پاس ہونی چاہیئے تم کرو گے کیا؟

ناگ نے تعظیم کرتے ہوئے ادب سے کہا

میرے محترم بزرگ! میں صرف اتنا کروں گا کہ ایک سانپ کو بلاؤں گا جو زہر اس کے جسم سے واپس کھینچ لے گا۔

یہ سن کر سب حیرانی سے ناگ کی طرف دیکھنے لگے سلطان ایوبی بھی خاموش اور کسی قدر حیران تھا۔ ناگ نے سلطان کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

سلطان معظم! کیا اجازت ہے مجھے

سلطان صلاح الدین ایوبی نے کہا

ہاں۔ جو کچھ کرنا ہے جلدی کرو۔ ہمارے محافظ کو موت کے منہ میں نہیں جانا چاہیئے۔

ناگ نے کہا

میں درخواست کروں گا کہ سب لوگ شاہی محافظ کے پلنگ سے تھوڑا پیچھے ہٹ جائیں اور جب تک میں نہ کہوں کوئی حرکت نہ کریں۔

سب پیچھے ہٹ گئے۔ سلطان صلاح الدین بھی چار قدم پیچھے ہٹ کر تخت پر بیٹھ گیا۔ شاہی حکیم اور سپہ سالار حیرانی سے ناگ کی طرف دیکھ رہے تھے کہ یہ کیا کہہ رہا ہے اور جو کہہ رہا ہے کیا وہ کر بھی سکے گا کہ نہیں؟

ناگ نے فوراً سانپ کی زبان میں منہ سے سیٹی کی باریک آواز نکالی اس نے سانپ کی زبان میں ایک سانپ کو آواز دے کر وہاں فوراً پہنچنے کا حکم دیا۔ اس وقت ایک سانپ شاہی محل کے باغ میں زیتون کی جھاڑیوں میں چھپا ہوا تھا۔ ناگ دیوتا کا حکم سنتے ہی وہ تیزی سے جھاڑیوں میں سے نکل کر دیوار پر رینگتا ہوا کمرے میں آگیا۔ سلطان صلاح الدین، سپہ سالار اور شاہی حکیم نے ایک سانپ کو کمرے میں آکر ناگ کے آگے اپنے سر کو جھکا کر تعظیم بجا لاتے دیکھا تو حیرانی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ ناگ نے اس سانپ سے کہا

اس آدمی کو ایک سانپ نے ڈس دیا ہے۔ فوراً اس کے جسم سے سارے زہر کو کھینچ کر باہر پھینک دو۔

سانپ حکم پاتے ہی پلنگ پر آگیا اور جہاں تاچار کو سانپ نے ڈسا تھا وہاں زخم پر منہ رکھ دیا اور زہر کو کھینچنا شروع کر دیا۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ زہر کو باہر اگل دیتا۔ جب تاچار کے جسم سے سارا زہر کھینچ لیا گیا تو سانپ نے عرض کی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عظیم ناگ دیوتا! میں نے اس آدمی کے جسم
سے سارا زہر کھینچ لیا ہے۔ اب اس کے خون میں
زہر کا ایک ذرہ بھی باقی نہیں ہے۔

ناگ نے سانپ کی زبان میں کہا

اب تم واپس جا سکتے ہو۔

سانپ نے اپنا پھن ناگ کے آگے جھکایا اور جدھر
سے آیا تھا ادھر ہی چلا گیا۔ ناگ نے سلطان ایوبی
کی طرف دیکھ کر کہا

سلطان معظم! قاچار کے جسم میں اب سانپ
کا زہر بالکل نہیں ہے۔ اسے تھوڑی دیر میں ہوش
آجائے گا۔

سلطان نے خوش ہو کر کہا

نوجوان! تم نے کمال کر دکھایا۔ یہ حکمت
تم نے کہاں سے حاصل کی ہے؟

ناگ نے ادب سے کہا

سلطان معظم! افریقہ کے ایک بزرگ سپیرے
نے مجھے یہ حکمت سکھائی تھی۔

سلطان نے پوچھا

کیا قاچار واقعی زندہ ہو جائے گا۔

شاہی حکیم نے کہا

حضور انور! یہ محض سپیروں کی شعبدہ بازی ہے
جس سانپ نے قاچار کو ڈسا تھا وہ بے حد زہریلا
سانپ تھا۔ مجھے ناگ کی حکمت پر اعتبار
نہیں ہے

ابھی یہ جملہ اس کی زبان پر ہی تھا کہ قاچار نے آنکھیں
کھول دیں۔ سب کے چہروں پر سوائے حکیم کے خوشی
کی لہر دوڑ گئی۔ سلطان معظم نے قاچار کے سر پر
شفقت سے ہاتھ رکھ کر کہا

قاچار! اب تمہاری طبیعت کیسی ہے؟

قاچار نے کہا

سلطان معظم! میں اپنے اندر زندگی کی
بھرپور طاقت محسوس کر رہا ہوں۔

اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اب تو شاہی حکیم
لاجواب ہو گیا۔ ناگ نے سلطان سے عرض کی۔

سلطان معظم! آپ کے دشمنوں نے نصیب دشمناں
آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی۔ دشمن
اسی شہر میں ہیں۔ مجھے اجازت دیجئے میں ان کو
گرفتار کر کے آپ کے حضور پیش کروں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سلطان نے کہا

مگر تمہیں ان کا کیسے پتہ چلے گا؟

ناگ نے کہا

حضور انور! میرے پاس ایک اور حکمت
ہے جس کی مدد سے میں دشمنوں کا سراغ لگانے
میں کامیاب ہو جاؤں گا

سلطان معظم نے کہا

تمہیں ہماری طرف سے اجازت ہے

اس وقت ماریا ناگ کے قریب ہی موجود تھی۔ مگر وہ خاموش تھی۔ وہاں اس کے بولنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ناگ تعظیم بجا لانے کے بعد سلطان کی خدمت سے رخصت لے کر واپس راہداری میں آیا تو ماریا نے کہا

یہ اس ڈیوس، بروٹس اور سیاہ پوش نادیا
کی سازش تھی۔

ناگ بولا۔

میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ وہ لوگ اپنا کام کر چکے ہیں جب ہی آرام سے سو رہے ہیں۔ اب تم فوراً ان کے پاس جاؤ۔ میں یہاں بیٹھتا ہوں۔

ماریا فضا میں پرواز کر گئی وہ سب سے پہلے سیدھی سیاہ پوش نادیا کے مکان پر پہنچی۔ مگر سیاہ پوش نادیا وہاں پر نہیں تھی۔ محل میں ان کا جو خاص مخبر تھا اس نے فوراً اسے خبر کر دی تھی کہ سانپ سلطان کو ڈسنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ اس نے سلطان کی بجائے سلطان کے محافظ کو ڈس دیا ہے۔ اور سانپ کو مار دیا گیا ہے۔ سیاہ پوش نادیا نے یہ سنا تو فوراً ڈیوس کے پاس پہنچی۔ اسے سب کچھ بتایا۔ وہ بولا۔

یہ بڑی بری بات ہوئی ہے۔ سلطان کو اپنے خلاف سازش کا علم ہو گیا ہو گا۔ ہم خطرے میں ہیں۔ فوراً بروٹس کی طرف چلو

دونوں گھوڑوں پر سوار ہو کر سیدھے بروٹس کے مکان پر پہنچے۔ بروٹس جاگ رہا تھا۔ جب اسے اس معاملے کا خبر ملی تو پریشان ہو کر بولا۔

اگرچہ وہ سانپ مر گیا ہے مگر شاہی محل میں سلطان کے قتل کی سازش بے نقاب ہو گئی ہے۔ وہاں ہمارے دو مخبر موجود ہیں۔ خطرہ ہے کہ وہ گرفتار نہ کر لئے جائیں اس لئے ہمیں فوراً زیر پوش ہو جانا چاہیے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کے فوراً بعد بروٹس نے کچھ ضروری سامان ساتھ لیا اور ڈیوس اور سیاہ پوش نادیا سے کہا

تم لوگ بھی اپنے اپنے مکان کو تالے لگا کر اپنی چیزیں اِدھر اُدھر چھپا کر سُرخ ٹیلے کے عقب میں پہنچ جاؤ۔ میں وہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ وہاں سے ہم کچھ دنوں کے لئے دریائے نیل کے دلدلی جنگل میں جا کر چھپ جائیں گے۔

چنانچہ جب ماریا بروٹس ڈیوس اور سیاہ پوش نادیا کے مکان پر پہنچی تو وہ فرار ہو کر دریائے نیل کے دلدلی علاقے میں کسی خفیہ مقام پر پہنچ چکے تھے۔ ماریا نے شہر کے اندر اور باہر جگہ جگہ انہیں تلاش کیا مگر وہ اسے کہیں نہ ملے۔ مایوس ہو کر وہ ناگ کے پاس آ گئی اور بتایا کہ تینوں جاسوس غائب ہیں۔ ناگ سوچنے لگا۔ تینوں جاسوسوں کا پکڑا جانا ضروری تھا۔ پھر اس نے ماریا سے کہا

سوال یہ پیدا ہوتا ہے اتنی جلدی آدھی رات کو ان لوگوں کو کس نے خبر کر دی کہ سلطان معظم پر سانپ کا حملہ ناکام ہو گیا ہے؟ اس کا مطلب بھی نکلتا ہے کہ ان کا کوئی نہ کوئی مخبر شاہی محل میں پیٹر کے علاوہ بھی کوئی ہے۔

ماریا نے کہا

ہاں! اس کا تو یہی مطلب نکلتا ہے سوال یہ ہے کہ وہ کون ہے؟ ہمیں اس کو سب سے پہلے تلاش کرنا چاہیئے کیونکہ اس کی مدد سے سلطان پر دوسری بار بھی قاتلانہ حملہ ہو سکتا ہے۔

ناگ ٹہلنے لگا وہ بے چین تھا۔ اس کا ذہن بڑی تیزی سے سوچ رہا تھا کہنے لگا۔

سب سے پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ آدھی رات کو ابھی تھوڑی دیر پہلے شاہی محل سے نکل کر شہر کی طرف کون گیا تھا۔ کیونکہ کوئی آدمی ضرور یہاں سے نکل کر سیاہ پوش نادیا کو خبر دینے گیا ہے۔

ماریا نے کہا

اس سلسلے میں تمہیں شاہی محل کے پہرے دار سے بات کرنی چاہیئے۔ کیونکہ رات کو شاہی محل کا صرف ایک ہی دروازہ کھلا ہوتا ہے۔ جہاں شاہی محافظ پہرہ دے رہا ہوتا ہے۔ رات کو محل سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جو بھی کوئی نکلا ہوگا وہ اسی دروازے سے نکلا ہوگا۔ اور اس نے پہرے دار کو کوئی بہانہ بنا کر باہر جانے کی اجازت طلب کی ہوگی۔

ناگ نے کہا

تم میرے ساتھ آؤ۔ ہم شاہی دروازے کے پہرے دار سے ابھی جا کر ملتے ہیں۔ تم خاموش رہنا۔ میں اس سے بات کروں گا۔ وہ میری شکل سے واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میں شاہی مہمان ہوں۔

ناگ اسی وقت انسانی شکل میں ہی تھا۔ شاہی مہمان خانے سے نکل کر شاہی محل کے اس دروازے کی طرف چلا جو رات کو کھلا ہوتا ہے اور پہرے دار وہاں پر ہر وقت موجود رہتا ہے اور اس کی اجازت کے بغیر نہ کوئی باہر جا سکتا ہے اور نہ کوئی اندر آ سکتا ہے۔ پہرے دار نے ناگ کو مشعل کی روشنی میں پہچان لیا اور احترام سے بولا۔

آپ اس وقت کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟

ناگ نے کہا

میں کہیں نہیں جا رہا دوست! میں تم سے ایک ضروری اطلاع لینے آیا ہوں۔

پہرے دار کو بھی پتہ چل چکا تھا کہ سانپ نے سلطان معظم کے محافظ کو ڈس دیا تھا اور اب شاہی حکیم کی دوا سے وہ ٹھیک ہو رہا ہے اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ یہ کام ناگ کی وجہ سے سرانجام دیا گیا ہے اس نے ناگ سے پوچھا۔

آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں جناب؟

ناگ نے کہا

ابھی کوئی ایک آدھ پہر پہلے شاہی محل سے کوئی شخص نکل کر شہر کی طرف گیا تھا؟

پہرے دار نے فوراً کہا

ہاں ہاں! ابھی آدھی ساعت گزری کہ شاہی محل کا آبدار جانثل یہ کہہ کر شہر کی طرف گیا تھا کہ شاہی محافظ کو سانپ نے کاٹ لیا ہے اور وہ ایک ضروری جڑی بوٹی لانے دریا پر جا رہا ہے۔

ناگ اور ماریا سمجھ گئے کہ یہ آبدار ہی وہ مخبر اور جاسوس ہے جو شاہی محل میں رہ کر بروٹس اور ڈیوس کے لئے کام کرتا ہے اور اس نے ان لوگوں کو جا کر خبر کی تھی کہ سلطان بچ گیا ہے اور سانپ نے سلطان کی بجائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے پوچھا

محافظ قاچار کو ڈس دیا ہے۔

وہ کتنی دیر بعد واپس آیا تھا؟

پہرے دار نے کہا

اسے زیادہ دیر شہر میں نہیں لگی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ہی واپس آگیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جڑی بوٹی بھی تھی۔

ناگ کو معلوم تھا کہ شاہی حکیم نے کسی کو جڑی بوٹی لانے کے لیے دریا پر نہیں بھیجا تھا۔ ناگ نے پہریدار کا شکریہ ادا کیا اور واپس چل دیا۔ کمرے میں آکر اس نے ماریا سے کہا

یہ جانل ہی جاسوس ہے جو ہیٹر کے ساتھ مل کر شاہی محل میں رچرڈ کے لیے جاسوسی کرتا ہے۔

ماریا نے کہا

اسے فوراً گرفتار کروا دینا چاہیے۔

ناگ بولا۔

میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ شاہی محل کا کوئی اور آدمی تو شامل نہیں ہے۔

میں صبح اس آبدار جانل سے ملتا ہوں۔

ماریا نے پوچھا

تم اسے کیا کہہ کر ملو گے؟ اسے کہیں شک نہ ہو جائے؟

ناگ مسکرایا۔

تم مجھے اتنا اناڑی تو نہ سمجھو ماریا۔ میں ایک منصوبہ بنا کر اس سے ملوں گا۔ تم میرے ساتھ ہی ہو گی۔ دیکھنا میں اسے کس طرح ملتا ہوں۔ آؤ اب چل کر قاچار کی خبر لیتے ہیں۔

سلطان اور سپہ سالار وہاں سے جا چکے تھے۔ کمرے میں شاہی حکیم اور قاچار ہی تھے۔ قاچار پلنگ پر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ سانپ کے زہر کا اثر بالکل ختم ہو چکا تھا۔ اسے بتا دیا گیا تھا کہ ناگ کی وجہ سے وہ موت سے بچ گیا ہے۔ جب ناگ اس کی خیریت دریافت کرنے وہاں پہنچا تو شاہی محافظ قاچار نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا

برادرم محترم! میں آپ کا یہ احسان ساری زندگی یاد رکھوں گا۔ آپ کی وجہ سے مجھے دوسری زندگی ملی ہے۔

ناگ نے کہا۔

زندگی اور موت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی مددگار ضرور ثابت
ہاں میں تمہیں اچھا کرنے
ہوا ہوں اور مجھے اس کی خوشی ہے۔
شاہی حکیم کی ناگ کی وجہ سے کرکری ہو گئی تھی۔ اس
لئے وہ اسے پسند نہیں تھا۔ اس نے ناگ سے
کوئی بات نہ کی۔ شاہی محافظ سے کہا کہ وہ زیادہ
بات نہ کرے۔ ابھی اس میں کمزوری باقی ہے اور
اب آرام کرے۔ شاہی محافظ قاچار بولا۔
مگر حکیم صاحب میں تو بالکل تندرست ہو گیا ہوں۔
شاہی حکیم نے ناگ پر طنز کرنے کی کوشش کرتے
ہوئے کہا
بھائی قاچار! یہ جو سانپوں کے شعبدے دکھانے
والے ہوتے ہیں ان کے علاج کا کوئی بھروسہ نہیں
ہوتا۔ ہم جدی پشتی حکیم ہیں۔ ہماری بات تمہیں
ماننی ہی پڑے گی۔
ماریا کو شاہی حکیم کی یہ بات بری لگی۔ حقیقت بھی یہ
تھی کہ شاہی محل میں رہتے ہوئے شاہی حکیم مغرور ہو گیا ہوا
تھا اور وہ اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتا تھا۔ ماریا
نے ناگ کے کان میں سرگوشی کی۔
میں اس مغرور شخص کو مزا چکھاؤں؟

ناگ نے آہستہ سے کہا
نہیں اس کی ضرورت نہیں
شاہی حکیم نے پلٹ کر ناگ کی طرف دیکھا اور نفرت
سے کہا
اچھا تو تم ہوا سے باتیں بھی کرتے ہو؟ یہ بھی
تمہارا کوئی نیا مداری پن ہوگا۔
ناگ نے کہا
میں جس سے باتیں کر رہا تھا وہ اگر چاہے
تو تمہیں اس محل سے اٹھا کر باہر صحرا میں پھینک
سکتی ہے۔
شاہی حکیم نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ناگ
کی طرف گھور کر دیکھا اور کہا
غرور مجھ میں بھی ضرور ہے جو بری بات
ہے مگر تم گستاخ ہو۔ تم بڑوں کا ادب کرنا نہیں جانتے۔
اللہ تعالیٰ بے ادب کو پسند نہیں کرتا۔
ماریا نے بھی محسوس کیا کہ ناگ کو شاہی حکیم کے بارے
میں ایسی بات نہیں کہنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ وہ ایک
بزرگ آدمی تھا۔ ناگ نے بھی دل میں شرمندگی محسوس
کی مگر وہ خاموش رہا۔ شاہی حکیم اٹھ کھڑا ہوا۔ اور ناگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی طرف دیکھ کر بولا۔

تم نے سانپ کو بلا کر اس سے قاچار کے جسم سے زہر چوس لینے کا شعبدہ دکھایا اور غرور میں آگئے یہاں تک کہ بڑوں کا ادب کرنا ہی بھول گئے۔ لیکن یاد رکھو۔ دنیا میں ایک سے ایک قابل آدمی موجود ہے۔ اگر میں چاہوں تو تمہیں وہ شکل دکھا سکتا ہوں جس کو دیکھنے کے لئے تم اور تمہاری یہ غیبی روح بے تاب ہے۔

ناگ کے کان کھڑے ہو گئے۔ ماریا نے بھی تجسس سے شاہی حکیم کی طرف دیکھا۔ وہ یہ کہہ کر چلا گیا۔ ناگ وہیں بیٹھا سوچتا رہا کہ شاہی حکیم جو کچھ اسے کہہ گیا ہے اس کا مطلب کیا ہے؟ اس وقت ناگ اور ماریا جس شکل کو دیکھنے کے لئے بے تاب تھے وہ عنبر کیٹی اور تھیوسانگ کی شکلیں تھیں۔ ناگ اٹھ کر کمرے سے باہر آگیا۔ اسے ماریا کی تیز خوشبو برابر آرہی تھی جس کا مطلب تھا کہ وہ اس کے ساتھ ہی ہے اس نے ماریا سے کہا

ماریا! یہ شاہی حکیم جو کہہ گیا ہے تم نے سنا؟

میں ابھی تک اس کے الفاظ پر ہی غور کر رہی ہوں۔ وہ ہمیں کس کی شکل دکھانا چاہتا ہے؟ ماریا بولی۔

ناگ نے کہا

ہم جس شکل کو دیکھنے کے لئے بے چین ہیں ظاہر ہے وہ کیٹی تھیوسانگ اور عنبر کی شکل کے سوا اور کس کی شکل ہو سکتی ہے۔

تو کیا، ماریا نے تعجب سے پوچھا۔ کیا یہ شاہی حکیم ہمیں عنبر کیٹی اور تھیوسانگ کی شکلیں دکھا سکتا ہے؟

ناگ بولا۔

وہ تو یہی کہہ کر گیا ہے۔ میرا خیال ہے۔ میں حکیم صاحب سے جاکر بات کرتا ہوں۔

ماریا نے کہا۔

اور اپنی گستاخی کی معافی بھی مانگنا۔

ناگ بائیں باغ سے۔ ہوتا ہوا شاہی حکیم کے کمرے کے ... آگیا۔ ایک پہرے دار باہر کھڑا تھا۔ ناگ اجازت ... کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ شاہی حکیم مسند پر آرام

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے بیٹھا کوئی پرانی کتاب پڑھ رہا تھا۔ اس نے بھنویں اٹھا کر ناگ کی طرف دیکھا اور سنجیدگی سے پوچھا۔

کیا اب کوئی نیا مداری پن دکھانے آئے ہو؟

ناگ نے کہا

مجھے معاف کر دیجئے گا۔ مجھ سے گستاخی ہو گئی تھی۔ میں شرمندہ ہوں۔

شاہی حکیم نے کتاب بند کر دی مسند سے اٹھ کر ناگ کے قریب آیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔

میں جانتا ہوں تم کیا خیال لے کر میرے پاس آئے ہو میں تمہیں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آدمی کے پاس کوئی علم ہو، کوئی خاص طاقت ہو تو اسے اس پر فخر نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ تمام علم، تمام طاقت اللہ ہی کی دی ہوئی ہوتی ہے۔ انسان کی اس میں کوئی خوبی نہیں ہوتی۔ میرے ساتھ آؤ۔ میں تم پر یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ جس طاقت کا تم مان کرتے پھرتے ہو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے آؤ۔

ماریا اور ناگ حیران تھے کہ یہ شاہی حکیم حقیقت میں کوئی بہت بڑا سامری یا جادوگر ہے جو اتنے اعتماد سے ناگ کی طاقت کو بچوں کا کھیل کہہ رہا تھا۔ شاہی حکیم ناگ کو ساتھ لے کر اپنے کمرے کی پچھلی کوٹھڑی میں آ گیا۔ وہاں اندھیرا تھا۔ شاہی حکیم نے کہا

میں شمع روشن کرتا ہوں۔

اس نے شمع روشن کر کے گول میز پر رکھ دی۔ میز کے پاس ہی ایک کرسی رکھی تھی۔ شاہی حکیم نے ناگ کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ سامنے دیوار میں ایک شیلف تھا جو پرانی کتابوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہاں سے حکیم نے ایک کتاب کھول کر تھوڑی سی پڑھی۔ اور اسے کھول کر ناگ کے سامنے میز پر رکھ دیا ناگ نے دیکھا۔ کتاب کے صفحے پر قدیم مصری زبان کی تحریر لکھی ہوئی تھی۔ شاہی حکیم نے ناگ سے کہا

اس کتاب پر نظریں جما دو۔ تمہیں وہ شکلیں دکھائی دیں گی جن کو تم اس وقت دیکھنا چاہتے ہو۔

ماریا بھی ناگ کے پیچھے کھڑی جھک کر کتاب کو تک رہی تھی۔ ناگ حیران تھا کہ کیا واقعی اسے کیپٹن تھیوسانگ اور عنبر کی شکلیں نظر آ جائیں گی؟ شاہی حکیم سامنے تخت پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ کچھ پڑھ کر کتاب پر دور ہی سے پھونک ماری اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ سے کہا

اب کتاب پر دیکھو تو تم جسے دیکھنا چاہتے ہو کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

ناگ اور ماریا کی آنکھیں کتاب پر جمی ہوئی تھیں اچانک کتاب کے صفحے پر سے تحریر غائب ہو گئی۔ پھر وہاں ایک صحرا کا منظر ابھر آیا۔ ناگ اور ماریا نے دیکھا کہ ایک اونٹ صحرا میں دوڑا چلا آرہا ہے اور اس پر عنبر سوار ہے عنبر پریشان ہے اور بار بار پیچھے تک رہا ہے۔ پھر عنبر کا اونٹ کتاب کے صفحے پر سے گزر گیا اور اب دوسرا اونٹ نمودار ہوا۔ اس اونٹ پر تھیوسانگ بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بھی پریشان تھا اور بار بار مڑ کر پیچھے دیکھ رہا تھا تھیوسانگ بھی صفحے پر سے اونٹ سمیت گزر گیا۔ اب پیچھے تیسرا اونٹ نمودار ہوا۔ اس اونٹ پر کیٹی سوار تھی۔ مگر اس کے بال کھلے تھے۔ چہرے سے وحشت ٹپک رہی تھی۔ ہاتھ میں تلوار تھی۔ آنکھیں کھلی تھیں۔ وہ تلوار کو یوں لہرا رہی تھی جیسے دشمن پر حملہ کر رہی ہو۔ اس کے حلق سے عجیب قسم کی ڈراونی چیخیں نکل رہی تھیں۔ ماریا اور ناگ نے کیٹی کی یہ حالت دیکھی تو پریشان ہو گئے۔ ناگ نے چلّا کر کہا

کیٹی! تم اپنے ہوش میں تو ہو؟ میں ناگ بول رہا ہوں

کیٹی نے جیسے ناگ کی آواز سن لی تھی۔ اس نے ناگ کی طرف لال لال آنکھوں سے دیکھا اور تلوار لے کر اس کی طرف بڑھی۔ مگر کیٹی کتاب کے صفحے پر تھی وہ کتاب کے صفحے پر ہی ناگ کی طرف تلوار لہرا لہرا کر جیسے اس پر حملہ کرنے کی کوشش کرتی رہی۔ ماریا اور ناگ یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ ماریا نے ناگ کے کان میں کہا

ناگ! یہ جادوگری ہے۔ اس میں کوئی سچائی نہیں۔

دو قدم پر تخت پر بیٹھے ہوئے شاہی حکیم نے کہا

اس غیبی عورت کو کہو کہ اگر سچائی دیکھنا چاہتی ہو تو یہ عورت کتاب سے باہر بھی آسکتی ہے مگر ابھی تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے

شاہی حکیم نے کچھ پڑھ کر دور ہی سے پھونک ماری اور کتاب پر سے کیٹی کی شکل غائب ہو گئی اور پھر صفحے پر تحریر ابھر آئی۔ ناگ آنکھیں ملتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے شاہی حکیم سے کہا

یہ کیا معمہ ہے محترم؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شاہی حکیم نے مسکرا کر کہا

یہ وہ معمہ ہے جسے تم نہیں جانتے۔ ابھی دنیا میں کروڑوں اربوں معمے ایسے ہیں جنہیں کوئی بھی نہیں جانتا۔ کوئی شخص یہ دعوےٰ نہیں کر سکتا کہ اسے ساری کائنات کا علم ہے۔ تم جن شکلوں کو دیکھنا چاہتے تھے تم نے دیکھ لی ہیں۔ اب تم جا سکتے ہو۔

شاہی حکیم تخت پر نیم دراز ہو گیا۔ ناگ نے بڑے ادب سے کہا

جناب! کیٹی عنبر اور تھیوسانگ میرے ساتھی ہیں۔ اب میں آپ سے کچھ نہیں چھپا سکتا۔

شاہی حکیم نے مسکرا کر کہا

اور ماریا تمہارے ساتھ ہے جو غائب ہے اور یہ سمجھتی ہے کہ اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا

ماریا اپنی جگہ پر کانپ گئی۔ تو کیا یہ شخص اسے دیکھ رہا ہے؟ ناگ نے کہا

محترم آپ ہمارے رازوں سے واقف ہیں آپ نے جو کچھ کہا بالکل صحیح ہے۔ لیکن میں آپ سے درخواست کروں گا کہ مجھے اور ماریا کو کیٹی، تھیوسانگ اور عنبر سے ملوا دیجئے۔

اب ماریا نے ہمت ... سے کہا

کیا آپ مجھے دیکھ رہے ہیں جناب؟

شاہی حکیم بولا۔

میں جب اور جس وقت چاہوں تمہیں دیکھ سکتا ہوں۔ میں اس وقت بھی تمہیں دیکھ رہا ہوں اور اس وقت بھی دیکھ رہا تھا جب تم ناگ کے ساتھ شاہی محل میں داخل ہوئی تھی۔

ناگ نے پوچھا

لیکن جناب کیٹی کی یہ حالت کیسے ہو گئی ہے؟ وہ ہماری دشمن کیوں ہو گئی ہے؟ یہ کیا راز ہے؟ کیا وہ ٹھیک نہیں ہو سکتی؟

شاہی حکیم نے جیب سے تسبیح نکالی اور اسے پھیرنے لگا اور بولا۔

تم نے ایک ہی جملے میں کئی سوال پوچھ ڈالے ہیں جن میں سے کسی ایک کا بھی جواب تمہیں نہیں دیا جا سکتا۔

ناگ تخت کے قریب آکر احترام سے ایک طرف کھڑا ہو گیا اور بولا

محترم! آپ کے پاس جو علم ہے میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن ہمارے ساتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مہربانی کیجئے اور ہمیں جلدی تھیوسانگ اور عنبر کے پاس پہنچا دیجئے۔ ہم آپ کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

شاہی حکیم نے کہا

کیٹی تم سب کی دشمن بن چکی ہے۔ کیا تم اپنی دشمن کے پاس جاؤ گے۔

ماریا بولی۔

ہم اسے ٹھیک کر لیں گے۔ آپ ہمیں اس کے پاس پہنچا دیجئے گا۔

ناگ نے ماریا کی تائید کرتے ہوئے کہا

جی ہاں! میرے محترم آپ ہمیں کیٹی کے پاس پہنچا دیں۔ ہم اس کی دشمنی کو دوستی میں بدل دیں گے۔ ہمارے ساتھ اکثر ایسا ہوتا رہا ہے۔

شاہی حکیم نے مسکرا کر کہا

پہلے جو کچھ ہوتا رہا ہے اس کو بھول جاؤ اس بار شاید تم ایسا نہیں کر سکو گے۔ اچھی طرح سوچ لو۔

ناگ اور ماریا کو یقین تھا کہ وہ اگر عنبر تھیوسانگ اور کیٹی کے پاس پہنچ گئے تو کیٹی پر جو طلسم کا اثر ہو گیا ہے اس کو ختم کر دیں گے چنانچہ ناگ اور ماریا نے جب بے حد اصرار کیا تو شاہی حکیم تخت پر سے اٹھا اور اس میز کے قریب آ گیا جس پر طلسمی کتاب ابھی تک کھلی پڑی تھی۔ اس نے ناگ سے کہا

تم اور ماریا قریب آ کر اس کتاب کے صفحے کو غور سے دیکھنا شروع کرو۔ میں تمہارے مجبور کرنے پر تمہیں کیٹی کے پاس بھیج رہا ہوں اگر تمہیں کوئی نقصان ہو گیا تو اس کے لئے میں ذمہ دار نہیں ہوں گا۔

ناگ نے کہا

آپ اس کی فکر نہ کریں۔ ہم اس کے لئے ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔

ٹھیک ہے۔ شاہی حکیم بولا۔ اس کتاب پہ نظریں جما دو۔

ناگ اور ماریا نے کھلی کتاب پر نظریں جما دیں۔ شاہی حکیم نے کچھ پڑھ کر کتاب پر پھونک ماری۔ کتاب کے ورق پر لکھی ہوئی عبارت غائب ہو گئی۔ پھر وہاں ایک صحرا دکھائی دینے لگا۔ صحرا میں زبردست آندھی چل رہی تھی۔

شاہی حکیم نے کہا

ناگ اور ماریا! ایک دوسرے کا ہاتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھام لو اور اس دنیا سے
میں جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

ماریا نے ناگ کا ہاتھ تھام لیا۔ وہ دونوں کتاب کے ورق پر صحرا کو تک رہے تھے جہاں بڑے زور کی آندھی چل رہی تھی اور ریت کے بگولے شور مچاتے چکر کھا رہے تھے۔ پھر شاہی حکیم کی آواز سنائی دی۔

صحرا میں اتر جاؤ۔ صحرا میں اتر جاؤ۔

ناگ اور ماریا کو محسوس ہوا کہ کوئی انہیں پیچھے سے دھکیل رہا ہے اور پھر ان کے پاؤں اپنے آپ زمین سے الگ ہو گئے اور وہ جیسے غوطہ لگا کر صحرا میں اتر گئے اور تیز آندھی کے بگولے انہیں ریت کے اونچے اونچے ٹیلوں کی طرف لے گئے۔ آندھی اور بگولوں کا شور اس قدر بلند تھا کہ ناگ نے چلا کر ماریا سے کہا

ماریا! کیا تم میری آواز سن رہی ہو؟

ناگ کو محسوس ہوا کہ اس کا ہاتھ ماریا کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اس نے ایک بار پھر ماریا کو چیخ کر آواز دی۔

ماریا! تم کہاں ہو؟

اسے ماریا کی طرف سے کوئی جواب نہ سنائی دیا۔ وہاں

شور مچاتے بگولوں کی آواز کے سوا کوئی دوسری آواز نہیں تھی۔ ناگ نے گہرا سانس لے کر عقاب کی شکل اختیار کی اور تیزی سے فضا میں بلند ہو گیا۔ صحرائی آندھی فضا میں کافی اوپر تک چلی گئی تھی۔ ناگ اوپر ہی اوپر اٹھتا چلا گیا۔ جب آندھی کا زور کم ہوا تو اس نے پہلا کام یہ کیا کہ فضا کو سونگھا۔ فضا میں ماریا کی خوشبو نہیں تھی۔ وہ دھک سے رہ گیا۔ اس نے فضا میں دائیں بائیں دور دور تک غوطہ لگا کر دیکھا۔ سوائے ریت کے غبار اور چیختے چلاتے بگولوں کے اور کچھ نہیں تھا۔ ناگ نے ایک طرف اڑنا شروع کر دیا۔ یہ صحرا بے حد وسیع تھا۔ وہ اڑتا چلا گیا ماریا کے ساتھ کیٹی، عنبر اور تھیوسانگ کی خوشبو بھی اسے نہیں آ رہی تھی۔ ناگ کو اب خیال آنے لگا کہ اس نے کتاب میں غوطہ لگا کر کہیں غلطی تو نہیں کی؟ وہ کیٹی تھیوسانگ اور عنبر سے ملنے کے لئے اس اجنبی طوفانی صحرا میں اترا تھا اور یہاں آ کر وہ ماریا سے بھی محروم ہو گیا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ نیچے آنے لگا۔ آندھی کم ہونے لگی تھی۔ گرد و غبار بیٹھ رہا تھا۔ آسمان بھورا تھا۔ نیچے ریت کے ٹیلے دکھائی دینا شروع ہو گئے تھے۔ ناگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ان ٹیلوں کے اوپر پرواز کرنے لگا۔ اچانک اسے دور صحرا میں ایک عمارت دکھائی دی۔ ناگ اس طرف تیزی سے اڑنے لگا۔ قریب جا کر دیکھا تو پتہ چلا کہ یہ عمارت نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑی پہاڑ جتنی کتاب ہے جو صحرا میں کھلی ہوئی ہے اس کے ورق وسیع دالانوں کی طرح ہیں اور پتھر کے بنے ہوئے ہیں۔ ان پر قدیم زبان میں لفظ چھوٹے چھوٹے ٹیلوں کی طرح ابھرے ہوئے ہیں۔ ہر لفظ کے اندر غار ہیں۔ محرابیں ہیں ناگ ان الفاظ کو بالکل نہیں سمجھ رہا تھا۔ وہ حیران تھا کہ صحرا میں اتنی بڑی پہاڑ جتنی پتھر کی کتاب کس نے بنائی ہے۔ وہ آہستہ آہستہ نیچے آیا اور سنگین کتاب کے وسیع صفحے کے ایک پتھریلے لفظ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اسے یوں لگا جیسے اس کے جسم میں بجلی کے کرنٹ کی لہریں داخل ہونے لگی ہیں۔

ناگ جلدی سے اڑ کر فضا میں بلند ہو گیا۔

شہباز ... کتب ... میرپور خاص

آگے کیا ہوا جاننے کے لئے قسط نمبر ۱۵۳ "دو طلسمی کتاب" پڑھئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk